براہوی گرامر





براہوی اکیڈمی کوئٹہ

براہوئی گرامر

ظفر مرزا

براہوئی اکیڈمی
کوئٹہ
پاکستان

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۳

ادیکو دار — سنہ ۱۹۸۰ء
نسخہ غاک — ۱۰۰۰
چھاپ جاگہ — زمانہ پرنٹنگ پریس کوئٹہ
چھاپوک — براہوئی اکیڈمی کوئٹہ
بہا — بیست کلدار

فہرست مضامین

پیش لفظ

انسان ـــــ خلا کی وسعتوں کو تسخیر کر رہا ہے ـــــ سمٹ کر اپنے ہی خول میں چھپنے کی کوشش کر رہا ہے ـــــ جغرافیائی حد بندیوں کو توڑ کر بین الاقوامی معاشرہ قائم کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔ موجودہ جغرافیائی حد بندیوں کو مزید حصوں میں تقسیم کر رہا ہے ـــــ تعصبات سے بالاتر ہو کر انسانیت کا علمبردار بن رہا ہے ـــــ ذاتی اغراض و مقاصد کیلئے تعصبات کا سہارا لیکر بے گناہوں کا خون بہا رہا ہے ـــــ فاصلے روز بروز کم ہو رہے ہیں۔ دنیا سکڑ کر ایک گھرانے کی صورت اختیار کر رہی ہے ـــــ قریب رہتے ہوئے دوری کا احساس روز بروز بڑھ رہا ہے ـــــ اجتماعی زندگی بسر کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تنہا محسوس کر رہا ہے ـــــ ایک گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود بے اعتباریوں کی خلیج ہے کہ وسیع سے وسیع تر ہو رہی ہے ـــــ امیدیں ہیں ـــــ مایوسیاں ہیں ـــــ بے لوث قربانیاں ہیں ـــــ خود غرضیاں ہیں ـــــ روشن مستقبل ہے ـــــ تاریکیوں کا بے پایاں سمندر ہے ـــــ قومیتوں کے جھگڑے ہیں ـــــ انسانیت کے دعوے ہیں۔ غرضیکہ آج دنیا عجیب گومگو کیفیت سے دوچار ہے ـــــ انسانیت تباہی و بربادی کے جس دوراہے پر آج کھڑی ہے اس سے قبل ایسے حالات سے کبھی دوچار نہیں ہوئی تھی ـــــ حد تو یہ ہے کہ وہ قوت گویائی جس نے انسان کو حیوان کے درجے سے بالاتر درجہ دیا وہ قوت جو قدرت نے انسان کو دوسروں تک اپنے خیالات اور احساسات پہنچانے کیلئے عطا کی تاکہ وہ دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہو سکے اور دنیا کو انسانیت اور بھائی چارے پیغام سنائے۔ آج وہی قوت گویائی بیشتر مقامات پر باعث نزاع بن رہی ہے ـــــ زبانیں سب ہی قابل احترام ہیں ـــــ سب کا مقصد ایک ہے۔ سب انسان کی بہتری کیلئے ہیں نہ کہ تباہی، تفرقہ اور جھگڑا و فساد کیلئے ـــــ زبان خود کوئی مقصد نہیں بلکہ مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے کسی زبان کو دوسری زبان پر فوقیت حاصل نہیں۔ زبان کوئی بھی بری نہیں ہوا کرتی ـــــ اچھے اور برے ـــــ نیک اور بد کا فرق زبان کے بولنے والوں میں ہوتا ہے وہ اگر

چاہئیں تو اس کے ذریعے تباہی و بربادی پھیلا سکتے ہیں اور اگر چاہئیں تو اس کے ذریعہ امن کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ —— زبان شعلہ بھی ہے اور شبنم بھی۔

موجودہ دور میں زبانوں کے سیکھنے کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ پاکستان کو اس بات پر بجا طور سے فخر حاصل ہے کہ یہ سرزمین قدیم تہذیبوں کا گہوارہ رہی ہے یہاں بولی جانے والی مختلف زبانوں نے وطن پاک کو ایک ایسا چمن بنا دیا ہے جس میں رنگ برنگ کے پھول کھل کر اپنی خوشبو چاروں طرف پھیلا رہے ہیں —— کسی سے اس کی زبان میں باتیں کرنا، اسکے دل کی دھڑکنوں میں شامل ہونا ہے —— زبان سے واقفیت ایک دوسرے کی تہذیب و ثقافت سے واقفیت ہے۔ یہ اجنبیت کے سارے احساسات مٹا دیتی ہے اور ایک پائدار اور مستحکم معاشرہ قائم کرنے میں سیمنٹ کا کام کرتی ہے۔

زبانوں کا سیکھنا سکھانا نسبتاً جدید زمانے کی ایجاد ہے۔ قدیم زمانے میں لوگ غیر زبانوں کے سیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے۔ ممکن ہے اس کی ضرورت معاشرے کے مختصر ہونے اور کافی حد تک خود کفیل ہونے کی وجہ سے پیش نہ آئی ہو یہ بھی ممکن ہے کہ دوسری قوموں اور ان کی زبانوں کو کمتر سمجھا جاتا ہو اور دوسروں کی زبان سیکھنے اور بولنے کو اپنی بے عزتی خیال کیا جاتا ہو۔ دوسری قوموں کیلئے مختلف الفاظ سے دوسری بات زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ قدیم یونانی غیر اقوام کو "لوسائی" یعنی "بے زبان" کہتے تھے۔ عرب دوسروں کو "عجم" یعنی "گونگا" کہتے تھے۔ "پول" اپنے ہمسایہ جرمنوں کو "نیمیا" کہہ کر پکارتے تھے جس کے معنی بھی گونگے کے ہیں۔ ذات پات کے بندھنوں سے جکڑے ہوئے ہندو اپنے سوا دوسروں کو "ملیچھ" کہتے تھے۔ یعنی وہ شخص جسے اچھی طرح واضح بولنا نہ آتا ہو۔

انسانی معاشرے کی ترقی کیساتھ قوموں کا واسطہ ایک دوسرے سے پڑا تو انہیں بات چیت کی ضرورت پیش آئی۔ یہاں سے زبانوں کے سیکھنے کا آغاز ہوا۔ آج تو زبانوں کا سیکھنا سکھانا ایک باقاعدہ سائنس کی صورت اختیار کر گئی۔ ماہرین نے قدیم تحریروں کا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ بہت سی ایسی تحریریں جو کچھ عرصے پہلے تک چند خطوط اور بے ڈھنگی تصویروں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی تھیں اب زبان

کی تاریخ کے گمشدہ اوراق کی کڑیاں بن چکی ہیں۔ زبانوں پر اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ آج مشکل سے کوئی ایسی زبان رہ گئی ہوگی جو دنیا سے پوشیدہ رہی ہو۔ براہوئی زبان (جس کا شمار پاکستان کی قدیم ترین زبانوں میں ہوتا ہے) کے بارے میں بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن اب بھی بہت کچھ لکھنے کو باقی ہے۔

براہوئی ادب و زبان سے میری دلچسپی خاصی پرانی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں ریڈیو پاکستان سے منسلک ہونے پر جب براہوئی زبان کی نشریات کی دیکھ بھال کا کام مجھے سونپا گیا تو مجھے اس زبان کو زیادہ قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔ پروگرام کی کامیابی کے لیے، براہوئی زبان و ادب کا مطالعہ ضروری تھا۔ مطالعہ کے دوران معلوم ہوا کہ اس بارے میں کوئی ایک کتاب نہیں بلکہ مختلف پہلوؤں کیلئے مختلف کتابیں اور مضامین تلاش کرنے ہوں گے۔ مغربی محققین نے جو کچھ لکھا تھا وہ ان کی زبان سے ناواقفیت کیوجہ سے غلطیوں سے خالی نہیں تھا۔ مقامی طور پر جو کچھ لکھا جا چکا تھا۔ وہ مضامین کی صورت میں مختلف رسالوں اور اخبارات میں تو شائع ہو چکے تھے لیکن انہیں ترتیب دیکر کتابی صورت میں چھاپنے کے بارے میں کسی نے نہیں سوچا تھا۔ نتیجتاً براہوئیوں سے متعلق جو کچھ پڑھنے کو ملا اس سے تسکین نہیں ہوئی۔ براہوئی زبان و ادب کی جانب اس بے توجہی نے دل میں کام کرنے کا جذبہ ابھارا۔ براہوئیوں سے متعلق ایک جامع کتاب لکھنے کا پروگرام بننے لگا کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک براہوئی زبان و گرامر سے متعلق اور دوسری کتاب براہوئی تاریخ، آبادی ثقافت، نثری اور شعری ادب، غرضیکہ تمام پہلوؤں سے روشناس کرنے کے بارے میں پہلے حصے پر کام شروع کرنے سے قبل ضروری تھا کہ اس وقت تک براہوئی زبان پر جتنی کتابیں اور مضامین لکھے گئے ہیں ان کو ایک نظر دیکھ لیا جائے۔ مطالعہ کا آغاز مغربی ماہرین کی دستیاب کتابوں سے کیا۔ جہاں تک ان کتابوں کی اہمیت کا تعلق ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ اس زبان پر کوئی کام نہیں کیا گیا تھا۔ اتنا کچھ مواد جمع کرنا ایک بہت بڑے کارنامے سے کم نہیں تھا۔ ان کتابوں نے بعد کے لکھنے والوں کی راہنمائی کی۔ لیکن چونکہ یہ انگریزی زبان میں لکھی ہوئی تھیں اس لئے ان سے مستفید ہونے کیلئے نہ صرف انگریزی زبان کا سمجھنا ضروری تھا بلکہ انگریزی زبان کی گرامر کے بارے میں بھی جاننا لازمی تھا۔ —— انگریزی تحریروں کے بعد اردو اور براہوئی مواد کا مطالعہ شروع کیا۔ ان زبانوں میں مستند مواد کی ویسی بھی کمی ہے اور جو کچھ لکھا گیا ہے وہ مضامین

کی صورت میں ہونے کی وجہ سے دستیاب نہیں ہیں۔ خیر جو کچھ ادھر ادھر سے ہاتھ لگا ان کا مطالعہ کیا گیا۔ ان میں زیادہ تر کتابیں ابتدائی قاعدہ کی ہیں۔ کچھ کتابیں روزمرہ بول چال سے متعلق ہیں اور جو گرمیر پر لکھی ہوئی دو چار کتابیں ہیں ان میں چونکہ بیک وقت دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے کسی زبان کے ساتھ بھی مکمل طور پر انصاف نہیں کیا جا سکا ہے۔

براہوئی زبان کی گرمیر کے لکھنے سے پہلے اپنی گرمیر دانی کا جائزہ لینا ضروری تھا۔ معلوم ہوا کہ پہلے گرمیر سے متعلق خود بہت کچھ سیکھنے کو باقی ہے۔ جو بنیادی باتیں سکول اور کالج کے زمانے میں پڑھ چکا تھا انہیں ایک عرصہ ہو گیا تھا۔ لہٰذا ابتدا انگریزی کتاب کی چند مستند کتابوں سے کی۔ بعد میں اردو، فارسی اور پشتو زبانوں کی گرمیر کی بھی مطالعہ کیا، مطالعے کے دوران، دوسری زبانوں کی گرمیر کے اصولوں کا براہوئی زبان سے موازنہ کرتا رہا۔ آخر کار "بزعم خود" جب اپنی گرمیر دانی کے بارے میں شکوک و شبہات کچھ کم ہوئے تو، براہوئی زبان کی گرمیر پر کام کرنے کا فیصلہ کیا۔

مارچ ۱۹۶۸ء میں براہوئی گرمیر کے لکھنے کا کام شروع کیا۔ ابتدا میں کام کی رفتار کافی سست رہی لیکن بعد میں بنیادی اصولوں کے طے ہو جانے پر کام تسلی بخش طریقے سے آگے بڑھا۔ ۱۹۷۲ء کے اواخر میں مسودے کی پہلی نوشت مکمل ہو گئی۔ ایک ماہ اس پر نظر ثانی کرنے میں لگا۔ بعد میں یہ ضروری خیال کیا گیا کہ مسودہ براہوئی زبان کے اہل قلم حضرات کو پڑھنے کیلئے دیا جائے تاکہ اس طرح جو خامیاں رہ گئی ہوں انہیں دور کیا جائے اس سلسلے میں براہوئی زبان کے مشہور ادیب اور شاعر جناب خدائے رحیم حکیم، مشہور صحافی اور براہوئی زبان و ادب کے ماہر جناب نور محمد پروانہ اور جیکب آباد کے حکیم فیض محمد فیضی جو خود بھی براہوئی زبان و ادب پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے نہ صرف مسودے کو پڑھنے کیلئے وقت نکالا بلکہ اپنے قیمتی مشوروں سے اس میں خامیوں کی نشاندہی کر کے میری راہنمائی بھی کی۔ مشوروں کی روشنی میں مسودے کی تیسری خواندگی مکمل کی گئی اور ضروری ترمیمات کی گئیں اس طرح مارچ ۱۹۶۸ء میں شروع کیا ہوا کام مارچ ۱۹۷۳ء میں جا کر مکمل ہوا۔

کتاب کے مکمل کرنے میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے تعاون اور راہنمائی

نے میری ہمت افزائی کی۔ یہاں پر ان اہل قلم حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی تحریروں سے میں مستفید ہوتا رہا۔

براہوئی زبان کی گرامر کے لکھتے وقت میری یہی کوشش رہی کہ اس میں گرامر کی پیچیدہ مسائل پر بے کار بحث مباحثے اور موشگافیوں سے اجتناب بھرتا جائے اور زبان سے متعلق ضروری باتیں سہل اور عام فہم انداز میں قاری کے ذہن نشین کرایا جائے۔ اپنی اس کوشش میں مجھے کس حد تک کامیابی ہوئی ہے اس کا اندازہ پڑھنے والے ہی بخوبی لگا سکتے ہیں۔

گرامر کی یہ کتاب اس امید پر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں کہ یہ کتاب پاکستان کی ایک قدیم زبان کو سیکھنے، سمجھنے اور اس کے ذریعے ایک قدیم معاشرے، تہذیب، ثقافت اور ادب کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

تعارف

ہر زبان کسی تمدن اور معاشرت کی آئینہ دار ہوا کرتی ہے۔ زبان محض الفاظ کا بے ترتیب ذخیرہ نہیں بلکہ جس طرح کائنات کے ذرے اتفاق کی بنا پر ایک مخصوص شکل میں ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور عالم طبیعی کے مظاہرہ کی ایک نہج مقرر کر دیتے ہیں اسی طرح ہر زبان کے الفاظ صدیوں کے اتفاقات کے بعد ایک مخصوص شکل میں ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور خیالات کے قالب اور سانچے معین کر دیتے ہیں۔ زبان کی تاریخ قوم کی تاریخ ہوتی ہے وہ تاریخ نہیں جو حکمرانوں کے ناموں، جنگ کے واقعات اور تاریخوں اور سنوں کے اعداد کا ایک انبار ہوتی ہے بلکہ تاریخ سے مراد وہ تاریخ ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ انسان کے جسم، اس کے دل اس کے دماغ اور روح پر اس دنیا کے لاتعداد دوروں اور قرنوں میں کیا گذری کتنی منزلوں کے طے کرنے کے بعد موجودہ منزل آئی۔ زمان و مکان کے حالات کے ساتھ زبان بھی خود بدلتی رہتی ہے۔ اس تبدیلی کو ماہرین لسانیات زبان کا فطری ارتقاء قرار دیتے ہیں۔ زبان کی تبدیلی میں سیاسی معاشی اور معاشرتی عوامل کا بھی بڑا ہاتھ ہوتا ہے علماء کرام اور انشاء پرداز بھی زبان کے لفظی خزانے میں کانٹ چھانٹ اور اصطلاح سازی سے اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ ملک کی زمین کی نوعیت اور خصوصیات، اس کی آب و ہوا کی کیفیت اور اثرات، موسموں کا تفاوت، یہ سب عوامل جہاں ملک کے بسنے والوں کے خصائل ان کی ضروریات اور رسم و رواج کو متاثر کرتی ہیں وہاں زبان کی تشکیل میں بھی ان سب کا حصہ نمایاں ہوتا ہے۔

قوموں کی ارتقائی ادوار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ زبان ارتقاء کی سفر کی ہر منزل پر ان کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ قوم ترقی کے جن مدارج سے گذری اس نے جو کچھ محسوس کیا، اس کی معاشی ضروریات کی جو حدیں مقرر ہوئیں اور اس کے خیالات نے جس بلندی تک پرواز کی۔ ان سب موقعوں پر زبان برابر اس کا ساتھ دیتی رہی اور داخلی اور خارجی دونوں لحاظ سے اس کی ضروریات پوری کرتی رہی۔

ارسطو نے انسان کو معاشرتی حیوان کا درجہ دیا ہے اس میں اگر اتنا اضافہ کر دیا جائے تو بہتر ہو گا کہ اس معاشرتی

حیوان کی سب سے بڑی خصوصیت "نطق" یا قوت گویائی ہے۔ قوت گویائی نے آج انسان کو دوسرے حیوانات کی صف سے بالاتر کر کے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔ آج یہ حیوان ناطق ترقی کی جن بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ سب اسی قوت کی بدولت ہے۔ زبان کی ابتدا کیسے ہوئی۔ اس بارے میں ماہرین مختلف رائے رکھتے ہیں لیکن ایک بات یقینی ہے کہ تکوین عالم کے وقت پروردگار نے انسان میں بات چیت کی اہلیت اسی طرح پیدا کی جیسا کہ اس نے سانس لینے، چلنے پھرنے اور کھانے پینے کی قابلیت عطا کی۔ دوسرے عمل میں ہماری مرضی اور ارادے کو دخل نہیں لیکن پہلے عمل میں انسان اپنی طبعی قوتوں کو ارادتاً استعمال کر کے اپنی ضرورتوں اور فطری احتیاجات کی تکمیل کرتا ہے۔ چونکہ ضروریات ایک جیسی نہیں تھیں لہذا زبانیں بھی مختلف صورتیں اختیار کر گئیں۔ جنگلوں اور پہاڑوں کے غاروں میں زندگی بسر کرنے والا انسان اجتماعی زندگی سے نابلد تھا۔ وہ انفرادی زندگی گزار رہا تھا۔ اس کی ضروریات محدود تھیں۔ اس کی زبان بھی اس کی اپنی ذات تک محدود تھی جو کہ ممکن ہے چند آوازوں اور مخصوص اشاروں تک ہی رہی ہوں۔ شکار پر قابو پا کر وہ خوشی کا نعرہ بلند کرتا ہوگا۔ تکلیف کے وقت کرب و اذیت سے بلبلاتا ہوگا۔ اور اس طرح مختلف موقعوں پر مختلف آوازوں کے ملنے سے زبان کی ابتدا ہوئی ہوگی۔ وقت گزرتا گیا۔ ضروریات زندگی میں اضافہ اور دشمنوں سے محفوظ رہنے نے انسان کو انفرادی زندگی ترک کر کے اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا۔ نئی ضروریات اور طرز زندگی نے اسے اپنے خیالات کے اظہار کیلئے نئے الفاظ تراشنے کی ضرورت کا احساس دلایا۔ انسانی زندگی کی ارتقائی ترقی کیساتھ ساتھ زبان کی ترقی بھی بدستور جاری رہی۔ انسان انفرادی زندگی چھوڑ کر کنبہ، خاندان قبیلہ اور قوم کی صورت میں زندگی بسر کرنے لگا۔ انسانی معاشرہ پھیلتا گیا۔ ضروریات زندگی میں اضافہ ہوتا گیا اور پھر وہ گھڑی بھی آگئی جب انسان نے ضروریات کی چیزوں کی کمی محسوس کی۔ اس کمی نے اسے تلاش پر مجبور کر دیا۔ یہاں سے انسان نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ کنبوں کا آپس میں فاصلہ بڑھ جاتا ہے۔ ایک گھرانہ دوسرے گھرانے سے مختلف سمت میں ضروریات زندگی کی تلاش میں چل پڑتا ہے۔ اور اس طرح ایک وقت وہ بھی آتا ہے جب ان کا ایک دوسرے سے سلسلہ بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ نئی جگہیں، نئی ضروریات، نئے حالات میں زبان ایک دوسرے سے دور رہ کر ترقی کے منازل طے کرتی ہیں، ان میں حالات اور ضروریات

کے مطابق الفاظ کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اس طرح زبانوں کا اختلاف وجود میں آجاتا ہے۔

قوموں کی تاریخ کو سامنے رکھ کر زبانوں کا مطالعہ کیا جائے تو مختلف ادوار میں زبان قوم کی معاشی اور معاشرتی حالات کے عین مطابق ملے گی۔ اسی طرح کسی زبان میں اگر الفاظ کے وقت کا تعین کیا جائے تو وہ لفظ اس وقت کی معاشرتی زندگی کے مطابق ہوگا۔ قدیم معاشرے میں یہ خصوصیت زیادہ نمایاں تھی موجودہ سائنسی دور میں جب کہ فاصلے ختم ہو رہے ہیں، الفاظ کا یہ سفر قوموں کی معاشرتی ترقی کی رفتار سے تیز تر ہو گیا ہے۔ کوئی قوم خواہ کیسی ہی زندگی بسر کرتی ہو لیکن جدید سے جدید الفاظ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے منٹوں میں ان تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور یہی الفاظ اکثر زبانوں میں مروج ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر محی الدین زور اپنی کتاب ”ہندوستانی لسانیات“ میں لکھتے ہیں کہ ”زبان اور انسانی سوچ بچار کا تعلق چولی دامن کا ساہے سوچنا دراصل گفتگو کرنا ہے اور زبان اس اندرونی گفتگو کی ترجمانی کرتی ہے۔“ غرضکہ جس قسم کا معاشرہ ہوگا، زبان بھی اسی قسم کی ہوگی۔ ایک زرعی معاشرے کی زبان ایک ایسے معاشرے سے جو زرعی دور سے گذر کر صنعتی دور میں شامل ہو گیا ہو، کم وسیع ہوگی۔ یعنی اس زبان میں الفاظ کا ذخیرہ اور صنعتی معاشرے کے حالات کے مطابق احساسات کی ترجمانی کیلئے الفاظ کی تعداد کم ہوگی۔

ایک اندازے کے مطابق دنیا میں سات ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان سات ہزار زبانوں میں سے ماہرین نے دو سو ایسے گروہ بنائے ہیں جن میں ہر گروہ میں شامل زبانوں کا دوسرے گروہ کی زبانوں سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس میں ایسی زبانیں بھی شامل ہیں جو بذات خود ایک علیحدہ گروہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ دنیا کی زبانوں کو تاریخ اور نسلی رشتوں کے لحاظ سے آٹھ بڑے خاندانوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو سامی، ہند چینی، دراوڑی، منڈا افریقی بانٹو، امریکی، ملایا، اور ہند یورپی ہیں۔

اس طویل تمہید سے میرا مقصد ان عوامل کا ایک سرسری جائزہ پیش کرنا تھا جو ایک زبان پر اثر انداز ہو سکتی ہے تاکہ اس طرح زبان کی گرامر کا مطالعہ کرتے وقت نہ صرف پس منظر کا نقطہ ذہن میں ہو بلکہ اس سے زبان کے مزاج کو سمجھنے میں بھی آسانی ہو۔ براہوئی زبان کے قواعد کے بارے کچھ لکھنے سے پیشتر بہتر ہوگا اگر براہوئیوں سے متعلق چند بنیادی باتیں جان لی جائیں تاکہ جب ان بنیادی باتوں کو مندرجہ بالا تمہید کی روشنی

یں رکھ کر زبان کا مطالعہ کرنے سے قاری اپنے ذہن میں ایک واضح نقشہ قائم کر سکے گا۔

براہویوں سے متعلق اسوقت تک جتنے بھی نظریے پیش کیے گئے ہیں ان میں سے زیادہ تر قیاس آرائیوں پر مبنی ہیں جن افسانوی رنگ آمیزی کا عنصر کافی حد تک نمایاں ہے۔ جو مختلف نظریے اسوقت تک پیش کیئے گئے ہیں ان کے مطابق بعض نے انہیں دراوڑ قرار دیا ہے۔ کوئی انہیں آریہ کہتا ہے تو کسی نے انہیں بلوچوں کے طائفہ اول کا نام دیا ہے۔ ڈینس برے (DENYS BRAY) لکھتا ہے کہ یونانی جب خراسان اور شمالی بلوچستان پر قابض ہوئے اس وقت براہوئی وادی بلند میں مقیم تھے اس علاقے کو یونانیوں نے "بردیا" (BIROEA) کا نام دیا یہی نام بدل کر براہوئی ہوا۔ انیسویں صدی کا سیاح چالس میسن براہوئی کو دو الفاظ کا مرکب قرار دیتا ہے یعنی "با" (BA) اور روہی (ROHI) جس کے معنی پہاڑی باشندے کے ہیں۔ ایک اور مورخ ایل۔ ڈی سٹیمپ (L.D. STAMP) لکھتا ہے کہ "بردیا" کا اصل نام "براده" (BRADA) تھا جو کہ شام کے علاقے میں ایک مشہور نہر ہے۔ اس نہر پر خطہ دمشق اور وادی دمشق کی زراعت کا دارومدار ہے۔ یہ نہر جھیل "ہرمان" سے نکلتا ہے اور دمشق کی مشرقی جھیل عقیبہ میں جا گرتا ہے اکثر مورخین کا یہ خیال ہے کہ براہوئی، براہیم یا ابراہیم کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آر ہیوز۔ بلر لکھتا ہے کہ براہویوں کے جد اعلیٰ "میر براہو" دراصل ابراہیم علیہ السلام کا مخفف ہے۔ امپیریل گزیٹیر آف انڈیا میں بھی یہی نظریہ پیش کیا گیا ہے اور ثبوت کے طور پر بلوچی شاعری کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں براہویوں کو "براہو" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا، جلد سوم کے صفحہ گیارہ پر براہویوں سے متعلق یہی نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ شروع شروع میں براہوئی قبائل کوہ البرز کے دامن میں آباد تھے۔ اس لئے انہیں "برز کوہی" کہا جاتا تھا جو بعد میں بدل کر بروہی یا براہوئی کہلانے لگا۔ ثبوت کے لئے شاہنامہ فردوسی کے وہ اشعار پیش کئے جاتے ہیں جن میں نوشیرواں کے ہاتھوں بلوچوں کی شکست اور فرار کا ذکر کیا گیا ہے۔ رائے بہادر لالہ ہیتورام "تاریخ بلوچستان" میں لکھتے ہیں۔

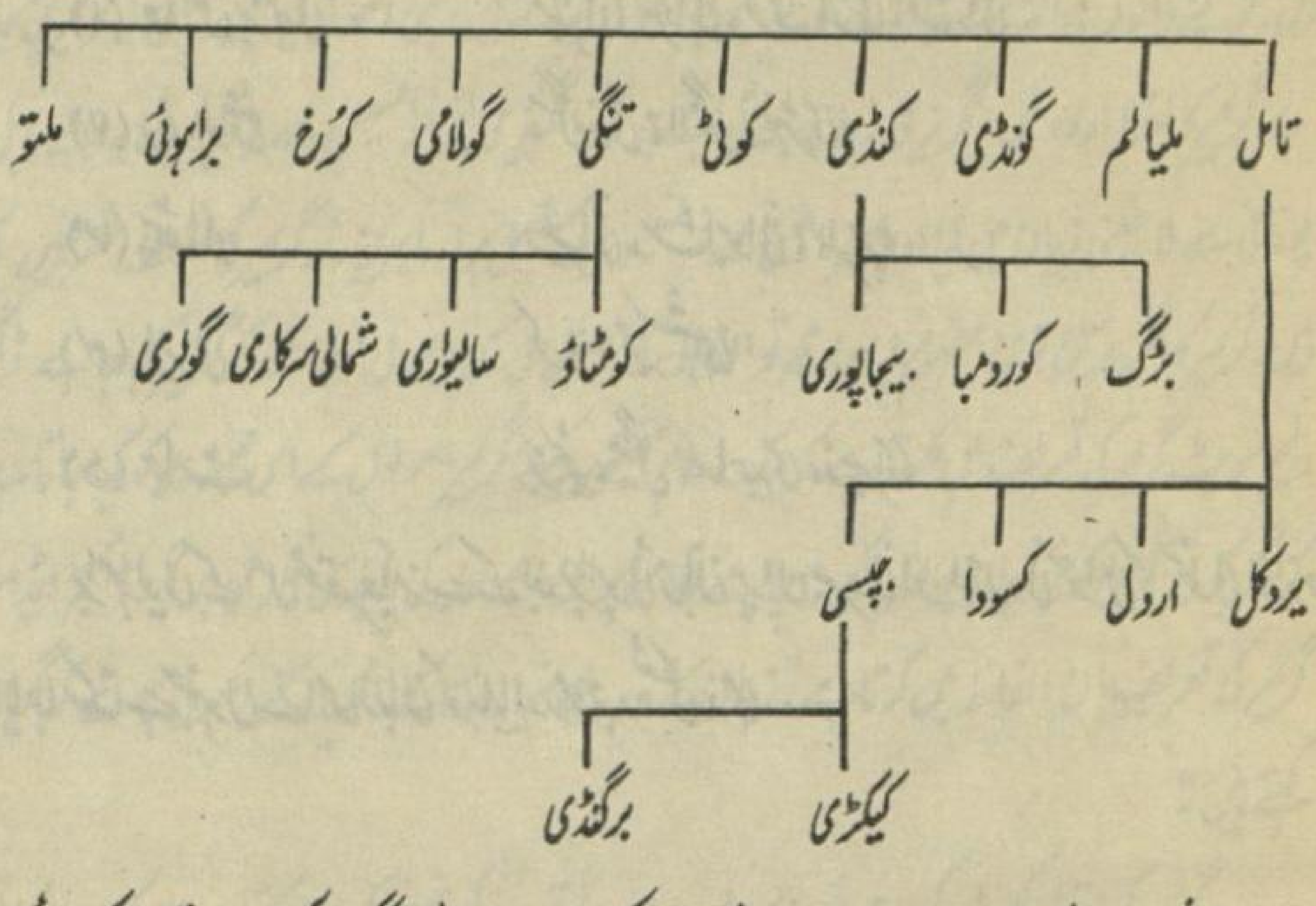
"وجہ تسمیہ لفظ براہوئی اغلباً براہیم کی اولاد ہونے سے منسوب ہو سکتا ہے یا سکونت علاقہ بروہ ضلع حلب سے وہ براہوئی مشہور ہوئے۔"

بلوچوں اور براہویوں دونوں کے اپنے آپکو بلوچ کہلانے کے بارے میں لالہ ہیتو رام لکھتے ہیں کہ "لفظ بلوچ دونوں خاندانوں پر یکساں حاوی ہو سکتا ہے کیونکہ بموجب لفظ جلبی لفظ بلوچ کسی خاص ذات یا قوم سے منسوب نہیں بلکہ بلحاظ پیشہ اور چال چلن کے یہ نام دیا گیا یعنی جو لوگ صحرا نشین اور اہل مویشی ہمیشہ خانہ بدوش رہتے ہوں ان کو بلوچ کہا جاتا ہے۔ پس یہ صفت اقوام بلوچ اور براہوئی میں یکساں پائی جاتی ہے۔" ڈاکٹر محی الدین زور اپنی کتاب "ہندوستانی لسانیات" میں دراوڑ زبانوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "ڈراویڈیوں کے آغاز کے متعلق جدید ترین نظریہ یہ ہے کہ وہ بحیرہ روم کے قرب و جوار کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک عرصے تک عراق میں رہ چکے ہیں۔ جب سقادیوں یا سامیوں کا دباؤ بڑھنے لگا تو بلوچستان کے راستہ سے (جہاں ان کی ایک زبان براہوئی موجود ہے) ہند میں داخل ہوئے۔

براہویوں کی تاریخ اور نام کی وجہ تسمیہ کیطرح براہوئی زبان بھی ماہرین کیلئے معمہ بنی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر ٹرمپ براہوئی زبان کو دکنی دراوڑی زبانوں میں شمار کرتا ہے۔ کالڈویل اس بات سے متفق ہے کہ اس میں دراوڑی زبان کے الفاظ موجود ہیں۔ جناب کامل القادری لکھتے ہیں کہ براہوئی زبان اور جنوبی ہند کی زبانوں کے اوضاع و قواعد میں جو مشابہت ہے ان میں ضمائر اور اعداد نمایاں ہیں۔ یہ اجزائے کلام اکثر بیشتر ایک زبان سے دوسری زبان میں نہایت مستند اور فیصلہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ پروفیسر انور رومان اپنی انگریزی کتاب "کوئٹہ قلات کے براہوئی" میں اس زبان کو پاکستان کی قدیم ترین زبان قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ۱۵۰۰ قبل مسیح میں مختلف اطراف سے آرین اور آریائی زبانوں کے اثرات نے براہوئی زبان کو جو اس وقت ترقی پر ہوگی ختم کر دیا ہو اور اس پر اس حد تک اثر انداز ہوا ہو کہ اس نے براہوئی کلاسیکی ادب اور رسم و رواج تک کو یکسر بدل دیا ہو۔ اس زبان میں فارسی الفاظ کی کثرت اور براہوئی اعداد میں تین سے اوپر کے اعداد کا نہ ہونا اس بات کی دلالت ہے کہ براہوئی زبان پر بیرونی اثرات کتنے شدید رہے ہوں گے۔ جناب انور رومان قواعد کے اعتبار سے براہوئی زبان کو وادئ سندھ کی قدیم زبان قرار دیتے ہیں جو کہ "موہن جو ڈیرو" میں آباد لوگوں کی زبان تھی۔ سر ڈینس برے کا خیال ہے کہ براہوئی زبان کا تعلق وادی سندھ کی تہذیب سے نہایت گہرا ہے بہت ممکن ہے کہ "موہن جو ڈیرو" میں آباد لوگوں کی زبان براہوئی یا جنوبی ہند کی وہ زبانیں رہی ہوں جسے علماء لسانیات دراوڑی السنہ سے موسوم

کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محی الدین زور دراوڑی زبانوں کی تفصیل کا نقشہ پیش کرتے ہوئے براہوئی زبان کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔

ڈراویڈی زبانیں



مشہور براہوئی مقولہ ہے "میں نے براہوئی زبان سیکھ لی میں براہوئی ہو گیا" آیئے اس مقولے کی سچائی معلوم کرنے کیلئے براہوئی قبائل پر ایک نظر ڈالتے جائیں۔

میر رحیم داد خان مولائی شیدائی براہوئی قبائل کی تقسیم یوں کرتے ہیں۔

(۱) خالص عرب قبائل — میر واڑی، قمبرانی، گرگناڑی، قلندرانی، احمد زئی، ذگر مینگل

(۲) افغان — شاہوانی، رئیسانی اور سرپرہ

(۳) رند — بنگل زئی، لانگو، زہری

(۴) ترک وایرانی — محمد حسنی کرد

(۵) جاٹ — مینگل، بزنجو، ساجدی، زبیری، محمد شہی، نیچاری

بعض مورخین مینگل قبیلے کو منگول نسل سے قرار دیتے ہیں۔ میر صالح محمد لہڑی نے اپنی کتاب "بلوچستان" میں بزنجو قبیلے کو رند لکھا ہے۔

ہیوز بلر (HU GHES BULLER) کی رپورٹ کے مطابق خان خداداد خان نے قلات کے خالص براہوئی قبائل کی فہرست یوں ترتیب دی تھی۔

(۱) خالص براہوئی	قمبرانی، میروانی، گرگ ناڑی، قلندرانی
(۲) رند بلوچ	بنگل زئی، لانگو، لہڑی
(۳) پٹھان	رئیسانی، شاہوانی، سرپرہ
(۴) ایرانی	کرد، محمد شہی
(۵) جاٹ	بزنجو، مینگل، ساجدی، زہری

براہوئیوں کے اس مختصر جائزے کے بعد براہوئی زبان پر ان بیرونی اور اندرونی عوامل کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے جنہوں نے اس زبان کو بنایا اور موجودہ شکل دی۔

براہوئی گرامر — ایک جائزہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زبان پہلے بنتی ہے اور اس کے بولنے کے اصول بعد میں وضع کئے جاتے ہیں۔ بولنے والوں کی اکثریت زبان کے بولنے میں جو اصول اپناتے ہیں وہی اصول بعد میں زبان کی گرامر بن جاتی ہے گرامر کا لفظ اردو میں انگریزی زبان سے آیا ہے جو خود انگریزی میں فرانسیسی سے لیا گیا ہے یہ پہلے پہل یونانی سے لاطینی زبان میں آیا اور پھر لاطینی سے فرانسیسی میں منتقل ہوا۔ ماہرین نے گرامر کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ گرامر کا اگر وسیع ترین مفہوم لیا جائے تو الفاظ کے استعمال کے اصولی مطالعے کو گرامر کہا جاتا ہے ڈاکٹر ولیم سویٹ گرامر کی تعریف میں لکھتا ہے کہ ایک عام شخص کیلئے گرامر اصولوں کے اس مجموعے کو کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی زبان بولنا یا لکھنا چاہے تو اس پر ان اصولوں کی پابندی لازمی ہوگی۔ ڈاکٹر ایڈمز گرامر کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے۔ "زبان کے ذریعے خیالات کے اظہار کے اصول بحث کو گرامر کہتے ہیں"۔

گرامر کی ابتدا کیسے اور کب ہوئی۔ اس بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ جہاں تک انسانی علم کا تعلق ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں پہلی گرامر سنسکرت کے ایک ماہر پانینی نے چار صدی قبل از مسیح لکھی تھی۔ لیکن پانینی کو دنیا کا پہلا گرامر نویس نہیں کہا جاسکتا کیونکہ پانینی نے خود اپنی گرامر میں ساٹھ دوسرے ماہرین گرامر کا تذکرہ کیا ہے جو اس سے قبل گزرے ہیں۔

براہوئی زبان کے قواعد اور اصولوں سے متعلق قدیم ترین مضامین اور کتابیں مغربی محققین کی لکھی ہوئی ہیں۔ یورپی اقوام جہاں بھی گئے انھوں نے وہاں اپنی نوآبادی نظام کو مستحکم کرنے کی غرض سے اس علاقے کی تہذیب، ثقافت، زبان غرضکہ ہر پہلو کا نہایت غور سے خود بھی مطالعہ کیا اور اپنی جانشینوں کے لئے تحریری دستاویزات بھی چھوڑ گئے تاکہ وہ اس سے مستفید ہو سکیں۔ ان اقوام کی تبلیغی دستے بھی جب مختلف علاقوں میں عیسائیت کی تبلیغ کیلئے پہنچے تو انہوں نے بھی اپنے مقصد میں کامیابی کیلئے اس علاقے کی زبان اور

تہذیب کا مطالعہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان تمام پس ماندہ علاقوں میں جہاں سفید پوست اقوام کی حکومت قائم رہی تحقیق کا تمام تر ابتدائی کام انہیں سفید پوستوں نے سرانجام دیا۔ چونکہ یہ تمام کام ایک خاص مقصد کو مدنظر رکھ کر کیا گیا تھا۔ اس لئے ان میں ایسی باتیں بھی شامل ہیں جن کا گو حقیقت سے دور کا واسطہ نہیں لیکن ان سے حاکموں کو حکومت کے چلانے میں مدد مل جاتی تھی۔

براہوئی زبان اور ادب کا پہلی بار باقاعدہ مطالعہ آر۔ پیلچ نے کیا۔ اپنے مطالعات کو اس نے بعد میں جرنل آف ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ۱۸۳۸ میں شائع کیا۔ بعد میں اس کا ایک ایڈیشن ۱۹۰۰ء عیسوی میں ایک کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔ ۱۸۷۴ء عیسوی میں "بیلو" نے اپنی کتاب "فرام دی انڈس ٹو دی ٹائیگرس" (سندھ سے دجلہ تک) میں براہوئی زبان کی مختصر گرامر لکھی۔ ۱۸۷۷ عیسوی میں مولوی اللہ بخش نے کراچی سے "دی ہینڈ بک آف براہوئی لینگویج" شائع کی۔ ۱۸۸۰ میں جرمن ڈاکٹر ٹرمپ نے میونخ یونیورسٹی میں لسانیات کی جو کتاب شائع کی اس میں براہوئی زبان کا بھی ذکر کیا گیا۔ ۱۸۸۷ عیسوی میں ڈاکٹر ڈیوکا یقوڈور نے جرنل آف ایشیاٹک سوسائٹی کی نئی سیریز میں براہوئی گرامر پر ایک مضمون شائع کیا۔ ۱۹۰۶ میں جی۔ اے گریرسن نے کلکتہ سے "دی لینگوسٹک سروے آف انڈیا" میں براہوئی گرامر کے بارے میں لکھا۔ ۱۹۰۹ عیسوی میں ڈینس برے "نے براہوئی زبان کے قواعد اور اصولوں پر ایک کتاب لکھی۔ ۱۹۵۲ میں فرانسیسی زبان میں براہوئی گرامر شائع ہوئی۔ ۱۹۶۲ء میں ایم۔ اے ایمی نو نے اپنی کتاب "براہوئی اور دراوڑی زبان کی تقابلی قواعد" میں اس زبان کے قواعد پر بحث کی۔ ان کے علاوہ اطالوی اور روسی زبانوں میں بھی براہوئی زبان پر کام ہوا ہے۔

براہوئی زبان کے مقامی دانشوروں نے بھی اس سلسلے میں کام کیا ہے۔ جناب نور محمد پروانہ مدیر ہفت روزہ "ایلم" مستونگ کی کتاب "براہوئی قاعدہ" جو براہوئی زبان میں ہے ۱۹۶۱ عیسوی میں شائع ہوئی۔ پروانہ صاحب براہوئی زبان کی نشاۃ ثانیہ کے علمبرداروں میں سے ہیں۔ پروانہ صاحب کی کتاب چونکہ براہوئی میں ہے اس لئے اس سے صرف وہی مستفید ہو سکتے ہیں جو پہلے سے براہوئی سمجھتے ہوں۔ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ابتدائی قاعدہ ہے۔ اس میں فقروں کے ذریعے مختلف افعال سمجھائے

کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن براہوئی زبان کی گرمر کے بارے میں کتاب خاموش ہے۔ پرواز صاحب نے قاعدہ کیلئے فارسی رسم الخط کو اپنایا ہے۔ قاعدہ نوشکوی جسے حاجی گل محمد نوشکوی نے لکھ کر ۱۹۶۲ء میں شائع کیا وہ بھی پرواز صاحب کے قاعدہ کی طرز پر لکھا گیا ہے البتہ اس میں تحریر کیلئے عربی رسم الخط کو اپنایا گیا ہے قاعدہ میں الفاظ اور فقروں کے معنی اردو میں بھی لکھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے غیر براہوئی دان بھی کسی حد تک اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ اس میں مختلف افعال کی ساخت وغیرہ کے اصول نہیں سمجھائے گئے ہیں۔ اس لئے براہوئی زبان سے ناواقف قاری اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مولوی عبدالغفور درخانی کا قاعدہ براہوئی بمعہ بولچال دو حصوں پر مشتمل ہے اس کتاب کی خصوصیت کتاب کا بہ یک وقت چار زبانوں میں ہونا ہے۔ قاعدہ کا بڑا فائدہ پڑھنے والے کو ایک ہی نظر میں چار زبانوں کے الفاظ اور فقروں کا معلوم ہو جانا ہے۔ دوسرے حصے میں گرمر کے چند باب بھی شامل کئے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب نے بہ یک وقت چار زبانوں کیطرف توجہ دی ہے اس لئے ساری کی ساری زبانیں تشنہ رہ گئی ہیں۔ براہوئی زبان کے بارے میں اس وقت تک جتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں ان میں آغا نصیر خان احمدزئی کی کتاب بلوچی، براہوئی، لوذ راہبند، ایک کامیاب کوشش ہے۔ آغا صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ انہیں بریک وقت اردو، فارسی، بلوچی، براہوئی اور پشتو پر عبور حاصل ہے۔ آغا صاحب کی کتاب تین زبانوں میں ہے۔ کتاب کے صفحوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دائیں جانب براہوئی اور بائیں جانب بلوچی زبان کی گرمر اُسی زبان میں سمجھائی گئی ہے بیچ بیچ میں اردو میں گرمر کے اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب کی بڑی خصوصیت گرمر کی مختلف اصطلاحات کیلئے، براہوئی اور بلوچی الفاظ کا انتخاب ہے جو ایک اہم کام ہے۔ کتاب چونکہ تین زبانوں میں ہے اس لئے اس میں بھی پڑھنے والے کی تسلی نہیں ہوتی۔ "بولی جا" کتاب بلوچستان کے جوانمرگ صحافی اور ادیب مرحوم غلام محمد شاہوانی کی تصنیف ہے جسے ان کی موت کے بعد جناب غلام حیدر حسرت نے ۱۹۶۷ء میں شائع کروایا۔ یہ کتاب بھی تین زبانوں بلوچی، اور براہوئی اور اردو میں ہے روزمرہ کے استعمال کے فقرے بلوچی، براہوئی اور اردو میں ایک ساتھ دیئے گئے ہیں۔ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر

ہے"بول چال"۔ سے متعلق ہے۔ اس میں گرامر اور زبان کے قواعد کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔

براہوئی زبان کے بارے میں تازہ ترین کتاب جناب پیر محمد زبیرانی کی کتاب "براہوئی اردو آسان گرامر" ہے۔ کتاب براہوئی اکیڈمی کی جانب سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی ہے زبیرانی صاحب کی کوشش کو ایک کامیاب کوشش کہا جا سکتا ہے براہوئی زبان کے بارے میں ایک ہی زبان میں غالباً یہ پہلی کامیاب کتاب کہی جا سکتی ہے۔ کتاب کے لکھتے وقت مصنف نے غالباً اس بات کو پیش نظر رکھا ہو گا۔ کہ کسی وقت ممکن ہے یہ کتاب سکول کے نصاب میں شامل ہو اس لئے ہر سبق کے بعد اس سے متعلق سوالات اور مشق کیلئے جملے بھی دیئے گئے ہیں۔

براہوئی رسم الخط اور حروف تہجی

سادہ آوازوں کو تحریری علامات میں لانے کا نام ہجا ہے۔ ہجا میں حروف کی آواز اور ان کی حرکات وسکنات سے بحث کی جاتی ہے۔ حروف کے مجموعہ کو ابجد کہتے ہیں جو ابتدائی حروف ا ب ج د سے مل کر بنا ہے۔ انسان کے منہ سے مختلف آوازیں نکلتی ہیں۔ آوازوں کا یہ اختلاف ان کے مخارج کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو انسان ہونٹوں، تالو، زبان اور حلق کی مدد سے نکالتا ہے۔ ان جدا جدا آوازوں کو حرف کہا جاتا ہے۔ دو یا دو سے زیادہ حروف کے ملنے سے کلمہ بنتا ہے اور مختلف بامعنی کلموں کے ملنے سے کلام یا فقرہ بنتا ہے۔ جو زبان جتنے حروف پر مشتمل ہوتی ہے ان حروف کو اس زبان کے حروف تہجی کہتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں حروف تہجی کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ پشتو میں ان حروف کی تعداد اکتالیس ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق "قواعد اردو" میں اردو میں ان کی تعداد پچاس بتاتے ہیں۔ فارسی حروف تہجی کی تعداد تینتیس ہے۔

حروف دیکھنے میں تو مختلف آوازوں کی علامتیں ہیں لیکن ان حروف کے ناموں سے کوئی سادہ آواز پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ حقیقت میں وہ الفاظ ہے۔ مثلاً "الف"۔ ا ل ف حروف کا مجموعہ ہے۔

حروف تہجی کے جو مختلف نمونے اس وقت مروج ہیں۔ ابتدا میں ان کی ساخت موجودہ صورت سے بالکل مختلف ہوا کرتی تھی۔ شروع شروع میں اظہار مطلب کیلئے تصویروں سے کام لیا جاتا تھا۔ مثلاً اگر گائے بتانا مقصد ہوتا تو گائے کی تصویر بنائی جاتی۔ بعد میں مختلف اجزاء کی تصویروں سے اظہار مطلب کا کام لیا جانے لگا۔ نظر کیلئے آنکھ کی تصویر بنائی جاتی تھی۔ اسی طرح ٹانگوں کی تصویر سے رفتار مطلب لیا جاتا تھا۔ تیسرے دور میں کسی شے کی تصویر سے یا ظاہری علامت سے اس شے کی خصائص مراد لی جاتی تھی بعد میں مختلف اشیاء کی تصویر سے اس شے کے نام کی ابتدائی آواز مراد لی جانے لگی اور اس طرح آہستہ آہستہ یہ تصویریں مختلف آوازوں کی جگہ استعمال ہونے لگیں۔ آج ہمارے استعمال میں جو حروف ہیں وہ انہیں تصویروں کی مختلف تبدیل شدہ شکلیں ہیں مثلاً انگریزی حرف "A" ہی کو لیں۔ اس کی ابتدائی صورت گائے کے سر کی

تصویر تھی۔ اسی طرح حرف "س" عبرانی میں دانت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس حرف کے دندانے دانتوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اسی طرح حرف "ب" درحقیقت بیستہ ہے جس کی ابتدائی شکل مستطیل مکان کی سی تھی اس کے نیچے نقطہ مکان کے سامنے بیٹھے ہوئے شخص کی تصویر تھی۔ جس کی شکل بعد میں بدل کر ایک لکیر ہوگئی۔ اور آدھی نقطہ رہ گیا۔ غرضکہ اسی طرح سارے حروف کی اپنی اپنی جدا ابتدائی شکلیں تھیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے حروف سادہ آوازیں نہیں ہیں۔ بلکہ الفاظ ہیں۔

براہوئی زبان کیلئے ابتدا میں کونسے حروف استعمال ہوتے تھے۔ ان حروف کی شکلیں کیا تھیں۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ قدیم ترین نسخے اور مسودے زیادہ تر عربی رسم الخط میں لکھے ہوتے ہیں موجودہ دور کے ادیب فارسی اور عربی دونوں رسم الخط کو استعمال کررہے ہیں۔ جدید سکولوں اور کالجوں سے تعلیم یافتہ نوجوان فارسی رسم الخط کو ترجیح دیتے ہیں جب کہ دینی مدرسوں کے تعلیم یافتہ حضرات عربی رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ چونکہ اس زبان میں مختلف زبانوں کے الفاظ شامل ہیں اس لئے لکھنے میں زیادہ تر وہی ابتدائی ہجے استعمال کئے جاتے ہیں۔ خالص عربی حروف میں ت، ح، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع ق، شامل ہیں۔ ٹ، ڈ اور ڑ خالص ہندی الفاظ ہیں۔ ز، ف، خ اور غ کی آوازیں ہندی میں نہیں ہیں لیکن عربی اور فارسی دونوں میں ہیں ان کے علاوہ کچھ ایسے حروف بھی ہیں جو شروع شروع میں اردو میں بھی ایک سادہ حرف نہیں سمجھے جاتے تھے بلکہ ان کو دو حرفوں کے میل سے پیدا ہونے والی آواز سمجھا جاتا تھا۔ ان حروف میں بھ، پھ، تھ، چھ، دھ، ڈھ، کھ اور گھ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ چند ایسی آوازیں بھی اردو میں ہیں جو کہ ہندی میں بھی مستعمل نہیں ہیں۔ یہ آوازیں بنی دو حروف سے ہی ہیں۔ جس میں رھ، لھ، مھ اور نھ، شامل ہیں۔

حروف کی تقسیم تذکیر و تانیث کے لحاظ سے بھی کی گئی ہے، مذکر حروف میں ا ج د ڈ ذ س ش ص ض ع غ ق ک گ ل م ن و ء شامل ہیں۔ مونث حروف میں ب، پ، ت، ٹ، ح خ، ر، ڑ، ز، ژ، ط، ظ، ف، ہ، ی، ے، شامل ہیں۔

حروف کی ایک اور تقسیم تحریر کے لحاظ سے بھی کی گئی ہے۔ وہ حروف جو اپنے بعد آنے والے حروف

کے ساتھ اکٹھے لکھے جا سکتے ہوں اور وہ حروف جو اس طرح نہیں لکھے جا سکتے ہیں۔ پہلی قسم میں۔ ب
پ، ت، ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ک
گ، ق، ل، م، ن، ۂ، ہی، ہے، اور دوسری قسم کے حروف ا، د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز
ژ، و، اور ء ہیں۔

براہوئی زبان کو رسم الخط کے اعتبار سے دو مکتبۂ فکر میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک کو ہم اپنی آسانی کیلئے درخانی مکتبۂ فکر اور دوسرے کو ایلم مکتبۂ فکر کا نام دے سکتے ہیں۔ درخان گاؤں نے براہوئی ادب کو پھیلانے میں بڑا اہم کام کیا ہے۔ مولانا محمد فاضل جن کا تعلق اسی گاؤں سے تھا، فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہوں نے ایک اسلامی مدرسہ کی بنیاد رکھی اور براہوئی تعلیم کو ذریعہ تعلیم بنایا۔ انہوں نے مطبوعات کا ادارہ بھی قائم کیا جہاں مذہبی اور ادبی موضوعات پر کتابیں شائع کرنے کا کام شروع کیا گیا۔ اس ادارے سے چھپنے والی تقریباً تمام کتابیں عربی رسم الخط میں ہیں۔

"ایلم" مکتبۂ فکر میں سر فہرست جناب نور محمد پروانہ کا نام آتا ہے۔ ہفت روزہ "ایلم" جو کہ ان دلوں براہوئی زبان کا واحد اخبار ہے، فارسی رسم الخط میں شائع ہو رہا ہے۔ ویسے خیال کیا جاتا ہے کہ براہوئی کیلئے فارسی رسم الخط سب سے پہلے ۱۸۷۷ء میں اختیار کیا گیا۔ مولوی اللہ بخش زہری اور کپتان نکلسن نے سب سے پہلے براہوئی کیلئے اپنی نثر کی کتاب میں فارسی رسم الخط کو اپناتے ہوئے ان حروف کو جن کی آوازیں ملتی جلتی ہوئی۔ اور جن کی ادائیگی براہوئی اہل زبان کیلئے مشکل ہے براہوئی حروف تہجی سے خارج کرنے کے حق میں ہیں۔ پروانہ صاحب کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

"آج تک براہوئی زبان کے حروف تہجی کیطرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اور نہ ہی براہوئی زبان اور اس کے صوتیات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً ا، ع، ت، ط، ق، اور ک وغیرہ۔ براہوئی زبان میں ایسا کوئی حرف نہیں۔ جیسے اگر ا کی جگہ ع سے یا "ق" کی جگہ "ک" سے یا ت کی جگہ ط سے لکھا جائے تو عربی کی طرح اس کے معنی بدل جاتے ہیں"۔

پروانہ صاحب نے جس مسئلے کیطرف اشارہ کیا ہے یہ مسئلہ عرصہ دراز سے اردو میں بھی زیر غور

ہے۔ حروف کے نکالنے یا نہ نکالنے کے سلسلے میں ماہرین مختلف نظریات رکھتے ہیں۔ پرواز صاحب براہوئی تحریر کیلئے کل ستائیس حروف کی ضرورت محسوس کرتے ہیں یعنی۔ ا ب پ ت ٹ ج چ خ د ڈ ر ز ڑ ژ س ش غ ف ک گ ل ڵ م ن و ہ ی۔

ہم آواز حروف کا زبان سے اخراج بذات خود ایک مسئلہ ہے۔ پرواز صاحب کا یہ کہنا کہ ان حروف کے نکالنے سے الفاظ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر حرف "خلق" ہی کو لیجئے، حرف "ق" کو حروف تہجی سے خارج کرنے پر ہمیں ان لفظ کو "خلک" لکھنا پڑے گا، ق اور ک کی تبدیلی سے حرف کے معنی میں بڑی تبدیلی آگئی "خلق" براہوئی میں لوگ اور دیہات کے ہیں۔ جبکہ "خلک" مصدر "خلنگ" سے نکلا ہے جس کے معنی ہے "مارنا"۔ اسی طرح بہت سے ایسے روزمرہ کے استعمال کے الفاظ ہوں گے جنہیں اگر حرف بدل کر لکھا جائے تو ان کے معنی یکسر بدل جائینگے۔

اس کے علاوہ حروف اپنی اپنی تاریخ رکھتے ہیں ان کا اپنا ایک پس منظر ہوتا ہے اور حرف کے استعمال ہوتے ہی ایک صوتی تصویر قاری کے ذہن میں بن جاتی ہے۔ یہی صوتی تصویر شاعری میں الفاظ میں جان ڈال دیتی ہے جس کی وجہ سے الفاظ چند مخصوص آوازوں کا مجموعہ ہو کر نہیں رہ جاتے بلکہ ان میں زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔

زبان کی ترقی حروف تہجی کی کمی بیشی پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ حروف میں کمی اس کی ترقی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مختلف آوازوں کے لیے کسی زبان میں حروف کا ہونا اس زبان کی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ اسے کسی بیرونی زبان کے لفظ کی صحیح ادائیگی اور تلفظ میں کوئی تکلیف نہیں محسوس ہوگی۔ زبان کو اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ دوسری زبانوں سے الفاظ اپنی ضرورت کے مطابق اپنے آپ میں شامل کرلے اور اس میں کوئی نمایاں تبدیلی حروف کی کمی کی وجہ سے نہ آئے ایسا نہ ہو کہ آج ہم چند حروف کو تو اپنی زبان سے خارج کرلیں لیکن کل ہمیں بھی پاکستان کو "پاکستان" اور ڈاکو کو "داکو" لکھنا اور پڑھنا پڑے۔

فارسی رسم الخط میں لکھنے والے بھی دو گروہ میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں ایک گروہ تو وہ ہے جو پرواز صاحب کی پیروی کرتے ہوئے چند حروف کو جن کی آوازیں ایک جیسی ہیں زبان سے نکالنے کے حق میں ہے لیکن

زیادہ تر اہل قلم رسم الخط تو فارسی کا ہی اپناتے ہیں لیکن اس میں ایک مخصوص براہوئی حرف "ڷ" کے اضافے سے باقی وہ تمام حرف استعمال کرتے ہیں جو کہ اردو رسم الخط میں مستعمل ہیں۔

یہی حال عربی رسم الخط میں لکھنے والوں کا ہے۔ عربی رسم الخط کو اپنانے والے اہل قلم چند مخصوص تبدیلیوں کے ساتھ وہ تمام حروف تہجی استعمال کرتے ہیں جو کہ اردو میں مستعمل ہیں۔ دونوں مکتبۂ فکر کے مکمل حروف تہجی اور ان کے لکھنے کا انداز یوں ہے۔

فارسی رسم الخط:۔

أ ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص
ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل ڷ م ن و ہ ء ی ے۔

عربی رسم الخط:۔

ا ب پ ت ث ج چ ح خ د ڊ ذ ر ڔ ز ژ س ش ص ض
ط ظ ع غ ف ق ک گ ل ڵ م ن و ہ ء ی ے۔

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
لوک	اونٹ	ڈاچی	اونٹنی	بادہ	باپ	لمہ	ماں
مَت	بکرا	ایٹ	بکری	ایلم	بھائی	ہیٹر	بہن
کاریگر	بیل	ڈگی	گائے				

"نر" اور "مادہ" لگانے سے تذکیر و تانیث کا فرق ظاہر کرنا

براہوئی میں اسموں کی ایک اچھی خاصی تعداد ایسی ہے جن کی تذکیر و تانیث اسم کے شروع میں "نر" اور "مادہ" لگاکر ظاہر کی جاتی ہے۔ مثلاً:

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
نرخاخو	کوا	مادہ خاخو	کوی	نرگگو (گگ۔کو)	چکور	مادہ گگو	چکوری
نرشیر	شیر	مادہ شیر	شیرنی	نرمیسھی	بھینسا	مادہ میسھی	بھینس

مذکر اور مؤنث کیلئے مشترک اسم

مذکر اور مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہونیوالے مشترک اسم۔ مثلاً:

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
بندغ	انسان۔لوگ	ہیچ	اونٹ۔اونٹنی	کچک	کتا۔کتیا	ہل	چوہا۔چوہیا
میش	بھیڑ	خراس	بیل۔گائے	(پکر۔ چک)			
				ہلی	گھوڑا۔گھوڑی	بلیش	گدھا

جمع واحد

اسم عام کے ایک یا ایک سے زیادہ ہونے کی تعداد کو کہتے ہیں۔ اسم ایک ہو تو اسے اسم واحد اور اگر ایک سے زیادہ ہو تو اُسے اسم جمع کہتے ہیں۔

براہوئی زبان میں واحد سے جمع بنانے کے مختلف قاعدے مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا قاعدہ

براہوئی میں بیشتر اسم ایسے ہیں جنہیں واحد سے جمع بناتے وقت ان میں "اک" (الف اور کاف) کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً "بندغ" (آدمی۔ انسان) کو جمع بناتے وقت آخر میں "اک" بڑھانے سے اسم جمع بنے گا "بندغاک"، اسی طرح،

اسم واحد		اسم جمع	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
شوک	گیدڑ	شوکاک	گیدڑوں
کچک (کچ چک)	کتا	کچکاک	کتے
پچوٹ	پچھلی	پچوٹاک	پچھلیاں
ککڑ (کک۔ کڑ)	مرغی	ککڑاک	مرغیاں
ہیچ	اونٹ	ہیچاک	بہت سے اونٹ
لیپ	رضائی	لیپاک	رضائیاں
لوذ	لفظ	لوذاک	الفاظ

اسم واحد		اسم جمع	
براہوائی	اُردو	براہوئی	اُردو
لٹ	لکڑی	لٹاک	لکڑیاں
بُوز	توتنی	بوزاک	توتنیاں

دُوسرا قاعدہ

وہ اسم عام جو ا ن و اور "ی" پر ختم ہوتے ہوں ایسے اسموں کو جمع بناتے وقت ان میں آخر میں حرف "ک" کا اضافہ کرنے سے جمع بنتا ہے۔ مثلاً "ورنا" (نوجوان) سے "ورناک"، (نوجوان کی جمع) خن (آنکھ) سے خنک (آنکھیں) بانخو (لقمہ) سے بانخوک (لقمے) اور لشی (درانتی) سے لشیک (درانتیاں) وغیرہ۔

دوسرے قاعدے کے تحت ہر حرف کی جُدا جُدا مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

(۱) ا (الف) پر ختم ہونیوالے اسم

واحد		جمع	
براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
چنا	بچہ	چناک	بچے
با	منہ	باک	بہت سے منہ
اُرا	گھر	اُراک	بہت سے گھر
ورنا	نوجوان	ورناک	بہت سے نوجوان

(۲) "ن" پر ختم ہونیوالے اسم

واحد		جمع	
براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
نن	رات	ننک	راتیں
پِن	نام	پنک	بہت سے نام
خن	آنکھ	خنک	آنکھیں
جون	جسم	جونک	اجسام
گدِان	جھونپڑی	گدانک	جھونپڑیاں

(۳) "و" پر ختم ہونیوالے اسم

واحد		جمع	
براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
موکو	مکڑی	موکوک	مکڑیاں
ڈو	سالن کا چمچہ	ڈوک	چمچے
تافو	پتھر کا توا	تافوک	توے
دُو	ہاتھ	دُوک	بہت سے ہاتھ

(۴) "ی" پر ختم ہونیوالے اسم

واحد		جمع	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
پشی	بلی	پشیک	بلیاں
خیری	چادر	خیریک	چادریں
ہلی	گھوڑا	ہلیک	گھوڑے
رچچی	چھپکلی	رچچیک	چھپکلیاں

تیسرا قاعدہ

وہ براہوئی اسم عام جو "ر" پر ختم ہوتے ہیں ایسے اسموں کو واحد سے جمع بناتے وقت آخری "ر" کو ہٹا کہ اس کی جگہ "ک" لگایا جاتا ہے۔ مثلاً "اور" (انگلی) سے اوک (انگلیاں)۔

واحد		جمع	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
اُور	انگلی	اوک	انگلیاں
سور	برہ (دُنبے کا بچہ)	سوک	برے
مار	لڑکا	ماک	لڑکے
شار	شہر	شاک	بہت سے شہر
دیر	پانی	دیک	پانی کی جمع

چوتھا قاعدہ

جو براہوئی اُسم عام "ہ" یا کسی مفتوح حرف پر ختم ہوتے ہوں، جمع بناتے وقت ان میں آخر میں "غاک" کا اضافہ کرنے سے اسم جمع بن جاتا ہے۔ مثلاً بادہ سے بادہ غاک وغیرہ۔

واحد		جمع	
براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
لُمہ	ماں۔ والدہ	لُمہ غاک	مائیں
دُدشہ	سانپ	دُدشہ غاک	سانپ کی جمع
غلہ	اناج	غلہ غاک	اناج کی جمع
پُڑہ	بال	پڑہ غاک	بال کی جمع
بادہ	باپ، والد	بادہ غاک	والد کی جمع

مصدر

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی اور لفظ سے نہ بنے مگر اس سے اور لفظ بن سکیں۔

مصدر کی پہچان

براہوئی زبان میں مصدر کی پہچان بہت آسان ہے۔ براہوئی میں جتنے بھی مصادر ہیں وہ سب لاحقہ "انگ" (ING) پر ختم ہوتے ہیں۔ مثلاً خاچنگ (سونا) تخنگ (رکھنا) وغیرہ (چند روزمرہ استعمال ہونیوالے مصادر کی فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

مصدر کی قسمیں بلحاظ بناوٹ

بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کی دو قسمیں ہیں۔ وضعی اور غیر وضعی۔

(۱) وضعی مصدر :- وہ مصدر ہے جو اصل میں مصدری معنی کیلئے بنایا گیا ہو مثلاً پننگ (ٹوٹنا) بیننگ (پہننا) وغیرہ۔

(۲) غیر وضعی مصدر :- وہ مصدر جو اصل میں مصدر نہ ہو بلکہ علامت مصدر بڑھانے سے مصدر کے معنی دے مثلاً پدمننگ (پیچھے ہٹنا) توار کننگ (آواز دینا) وغیرہ

اسم مشتق

وہ اسم جو مصدر سے بنے اسے اسم مشتق کہتے ہیں مثلاً کننگ (کھانا) مصدر سے کنوک (کھانیوالا) وغیرہ

بنانے کے قاعدے

(۱) مصدر کی علامت "انگ" ہٹا کر "وک" بڑھانے سے اسم مشتق بنتا ہے۔ مثلاً خلنیگ (مارنا) مصدر سے علامت مصدری "انگ" ہٹا کر "وک" بڑھانے سے خلوک (مارنے والا) اسم مشتق بنا۔ اسی طرح۔

اوغنیگ (رونا) سے ، اوغوک (رونے والا)

باسفنگ (گرم کرنا) سے ، باسفوک (گرم کرنے والا)

اس قاعدے کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ فعل امر کے آخر میں "وک" بڑھانے میں اسم مشتق حاصل ہوگا۔ مثلاً مصدر اوغنگ (رونا) کا فعل امر بنا "اوغ" رو۔ اس میں "وک" بڑھانے سے اوغوک (رونیوالا) اسم مشتق حاصل ہوا۔ (فعل امر کا ذکر آگے دیکھئے)

(۲) جو مصادر علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ن" پر ختم ہوتے ہوں۔ اور "ن" سے پہلے م، ک یا د ہو۔ ایسے مصادر کو مشتق بناتے وقت "ن" ہٹا کر اس میں "وک" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً "بال کننگ" (اڑنا، پرواز کرنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "بال کن" رہ گیا "ن" سے پہلے چونکہ "ک" ہے اس لیے مشتق بنانے کیلئے "ن" کو ہٹا کر اس میں "وک" کا اضافہ کر دینے سے "بال کروک" (اڑنے والا، پرواز کرنے والا) اسم مشتق بنا۔ اسی طرح لیش مننگ (اٹھنا) سے لشی مروک (اٹھنے والا) وغیرہ۔

دوسرے قاعدے سے عموماً غیر وضعی مصادر کا اسم مشتق بنایا جاتا ہے اس قاعدے کو ہم آسانی کے لیے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو مصادر غیر وضعی ہوں یعنی وہ اصل میں مصدر نہ ہوں بلکہ ان میں علامت مصدری بڑھا کر ان سے مصدر کے معنی لئے گئے ہوں ایسے مصادر کو اسم مشتق بنانے کیلئے علامت مصدری ہٹا کر آخر میں "کروک" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً درست کننگ (پہچاننا) سے درست کروک (پہچاننے والا) ہیت کننگ "بولنا" سے ہیت کروک (بات کرنے والا) وغیرہ۔

ضمیر

وہ اسم جو کسی نام کی جگہ استعمال کیا جائے، اسم ضمیر کہلاتا ہے مثلاً او کنگ (اس نے کھایا)۔ نی برسہ (تم آتے ہو)۔ ان فقروں میں او (اس) اور نی (تم) ضمائر ہیں۔

وہ ضمیر شخصی ہے جو کسی شخص کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ضمیر شخصی کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ضمیر غائب :-

ضمیر غائب ایسے شخص کیلئے استعمال ہوتا ہے جس کے متعلق بات چیت ہو رہی ہو لیکن وہ خود پاس موجود نہ ہو۔ اردو میں ضمیر غائب کیلئے واحد اور جمع دونوں کیلئے "وہ" استعمال ہوتا ہے براہوئی میں واحد کیلئے "او" اور جمع کیلئے "اوفک" استعمال ہوتا ہے۔

(۲) ضمیر حاضر یا مخاطب :-

ضمیر حاضر یا مخاطب ایسے شخص کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جس کے متعلق گفتگو ہو رہی ہو۔ براہوئی میں واحد کیلئے "نی" (تو) اور جمع کیلئے "نُم" (تم) استعمال ہوتا ہے۔

(۳) ضمیر متکلم :-

ضمیر متکلم ایسے شخص کیلئے استعمال ہوتا ہے جو خود کلام کر رہا ہو۔ براہوئی میں واحد کیلئے "اِی" میں اور جمع کیلئے "نَن" (ہم) استعمال ہوتا ہے۔

اس طرح ضمیر شخصی کی تینوں صورتیں یوں ہوں گی۔

ضمیر غائب		ضمیر حاضر		ضمیر متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
او (وہ)	اوفک (وہ - جمع)	نی (تو)	نُم (تم)	اِی (میں)	نَن (ہم)

براہوئی ضمیروں میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہوتا۔

ضمیر واحد حاضر "نی" (تو) کا استعمال بے تکلفی اور محبت کے اظہار کیلئے بھی کیا جاتا ہے۔
"آپ" ضمیر مخاطب کیلئے جمع کا صیغہ نُم (تم) استعمال ہوتا ہے۔ واحد غائب میں "اوفک" استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً :-

نی بَسّس ——— تم آئے
(بس بُسس)
نُم بَسّرے ——— آپ آئے
او بَس ——— وہ آیا
اوفک بَسُر ——— وہ آئے (تعظیماً)

ضمیر شخصی کی تین حالتیں

(ا) حالت فاعلی :-

وہ ضمیر جسکا فاعل سے تعلق ہو ضمیر فاعلی کہلاتا ہے۔ مثلاً،

کریم بھاز جوانو مارس ئے ——— کریم بہت اچھا لڑکا ہے
او صوبتون مالو بش مریک ——— وہ صبح سویرے اٹھتا ہے
بشام پایک ای ہم مالوبش مریوہ ——— بشام کہتا ہے میں بھی سویرے اٹھتا ہوں

مندرجہ بالا فقروں میں کریم اور بشام فاعل ہیں اور "او" اور "ای" ان فاعلوں کی جگہ ضمیریں استعمال ہوتے ہیں۔

ضمیر فاعلی کی حالتیں مندرجہ ذیل ہیں :-

واحد حاضر	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
او (وہ)	اوفک (وہ)	نی (تو)	نُم (تم)	ای (میں)	نن (ہم)

(۲) حالت مفعولی :-

جب ضمیر کا مرجع فعل سے مفعولیت کا تعلق ہو یعنی جب کوئی ضمیر اپنے مفعول کی بجائے استعمال ہوتا ہے۔ اسے ضمیر مفعولی کہتے ہیں۔ مثلاً اودے (اُسے)، نمے (تمہیں) وغیرہ۔

یہ ضمیریں مندرجہ ذیل ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اودے (اسکو۔ اسے)	اوفتے (انہیں۔ انکو)	نے (تجھے۔ تجھکو)	نمُے (تمہیں۔ تمکو)	کنے (مجھے۔ مجھکو)	ننے (ہم کو۔ ہمیں)

(۳) حالت اضافی :-

جب ضمیر کا مرجع کسی چیز سے کوئی اور نسبت رکھتا ہو۔ تو اس کی صورتیں ضمیر کی حالت اضافی کہلاتی ہیں۔ مثلاً اودنا (اس کا) نا (تیرا) وغیرہ۔

اس کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اودنا (اس کا)	اوفتا (انکا)	نا (تیرا)	نمُا (تمہارا)	کنَا (میرا)	ننَا (ہمارا)

حرف

حرف وہ لفظ ہے جو اکیلا کوئی معنی نہیں دیتا جیسے اِسکان ہتک) آن (سے) وغیرہ۔ حرف کے بغیر اسم اور فاعل کی ہرگز تکمیل نہیں ہوتی۔

حرف کی قسمیں

(۱) حروف جار :-

وہ حروف ہیں جو کسی ایک اسم کو دوسرے اسم سے یا اسم کو فعل سے ملاتے ہیں۔ مثلاً،

اسلم لاہور آن پشاور ہنا (اسلم لاہور سے پشاور گیا)

بشیر باغ ٹی گوازی کیک (بشیر باغ میں کھیلتا ہے)

پہلے فقرے میں حرف "آن" (سے) اسم اور فعل میں تعلق ظاہر کرتا ہے۔

براہوئی حروف جار مندرجہ ذیل ہیں۔

براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
آن	سے	ٹی	میں
پدا	پیچھے	مُونا	آگے
بڑزا	اوپر	شیف	نیچے
پیشن (پے شن)	باہر	تہٹی	اندر
غا	کو	اگر	اگر
گڈ	بعد	نیامٹی	بیچ میں

اُردو	براہوئی	اُردو	براہوئی
اوپر	زیہا	عقب میں اوپر	پدٹ یا پُداٹ باڑغا

(۲) حروف ندا :-

وہ حروف ہیں جو کہ کسی کو پکارنے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً یاخدا! رحم کرک (خدایا رحم کر) اُڑے! نی امر دا اڑے لسبُس (ارے! تم یہاں کیسے آگئے) مندرجہ بالا فقروں میں "یا" اور "اڑے" حروف ندا ہیں۔

براہوئی حروف ندا مندرجہ ذیل ہیں۔

اُردو	براہوئی	اُردو	براہوئی
ارے۔اے۔ابے جی	اُڑے جُ	یا او	یا او

(۳) حروف تاسف :-

وہ حروف ہیں جو افسوس کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

ابوے ، ای انت کریٹ (ہائے۔ یہ میں نے کیا کیا)

براہوئی حروف تاسف مندرجہ ذیل ہیں۔

براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
ابوئے	ہائے	افسوز	افسوس
حیف	حیف	ارمان	ارمان
اُف	اُف		

(۴) حروف تحسین وانبساط :-

وہ حروف جو کسی کی تعریف میں بولے جائیں ۔ مثلاً واہ واہ ، جزاک اللہ ، باز جوان شاباش مرحبا وغیرہ ۔ براہوئی میں حروف انبساط و تحسین عموماً اردو اور فارسی والے ہی استعمال ہوتے ہیں البتہ تحسین کیلئے "باز" (بہت) کا لفظ اکثر استعمال ہوتا ہے جیسے باز جوان (بہت اچھا) ۔ باز کا لفظ جہاں اچھائی ظاہر کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے وہاں برائی کے معنوں میں بھی مستعمل ہیں ۔ مثلاً حمید باز خراب و بندغ اس ارے (حمید بہت بُرا آدمی ہے) اسی طرح "زبر" کا حرف بھی استعمال ہوتا ہے جیسے "زبر دکاریم" (زبردست کام)

(۵) حروف تعجب :-

وہ حروف ہیں جو حیرانی کے موقع پر بولے جاتے ہیں ۔ مثلاً ، زبرو کاریم اس کریس (تم نے تو زبردست کام کیا) ویسے اللہ واکبر ، سبحان اللہ ، اللہ اللہ بھی عام استعمال ہوتا ہے

(۶) حروف علت :-

وہ حروف ہیں جو کسی کام کا سبب ظاہر کرتے ہیں ۔ جیسے ،

نی کوشست کریس ہندا خاطران گوے دریس (تم نے کوشش کی اس لئے تم جیت گئے)

چند حروف مندرجہ ذیل ہیں :-

اُردو	براہوئی	اُردو	براہوئی
تاکہ	تاکن	کیونکہ	انتئے کہ
اس وجہ سے	ہنداوجرغان	اس وجہ سے	ہنداخاطران

(۷) حروف ظرف :-

وہ حروف ہیں جو جگہ یا وقت کے معنی میں بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

داڑے برک (یہاں آؤ)

حروف ظرف مندرجہ ذیل ہیں۔

اُردو	براہوئی	اُردو	براہوئی
وہاں	اوڑے	یہاں	داڑے
اُدھر	اینگ	ادھر	دانگ
کدھر	ارانگ	کہاں	ارداڑے
کب	ہرودا۔ہرا	جب کبھی	اراتما
تب	ہمودایا	اب	داسہ
اسوقت	ہموتما	جب کبھی	ہرودا

(۸) حروف عطف :-

وہ حروف ہیں جو اسموں یا جملوں کو ملاتے ہیں۔ مثلاً۔ انور او بشیر ہنار (انور اور بشیر گئے) اس میں "او" دو اسموں کو ملاتا ہے۔

براہوئی حروف عطف مندرجہ ذیل ہیں۔

براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
اَو	اور	و	و
ولدا۔ لوجار	پھر	ھم	بھی۔ نیز
اِگر۔ اگر	اگر	بیدس	بغیر
نوا	ایسا نہ ہو۔ مبادا		

(۹) حروف شرط و جزا :-

وہ حروف ہیں جو شرط کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

اگہ کاریم کتویس تو سرصوب مَفیسہ (اگر تم نے کام نہیں کیا تو کامیاب نہیں ہو گے)

فقرے میں "اگہ" (اگر) حرف شرط ہے اور "تو" حرف جزا ہے۔

حروف شرط یہ ہیں :-

اگر (اگر)۔ اراتما (جسوقت)۔ چونکہ (چونکہ)۔

حروف جزا یہ ہیں :-

تو (تو)، داخاطران (اسلئے۔ اسوجہ سے)

(۱۰) حروف استدراک :-

وہ حروف ہیں جو شک و شبہ دور کرنے کیلئے بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

رشید بس ولے حمید بتو (رشید آیا لیکن حمید نہیں آیا)

براہوئی میں حرف "ولے" ہی، مگر، لیکن، الاّ وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے

(۱۱) حروف تاکید :-

وہ حروف ہیں جو تاکید کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

ضرور بریس (ضرور آنا)

براہوئی میں تاکید کیلئے اردو میں استعمال ہونے والے حروف کا استعمال عام ہے جن میں ضرور، خوانخواہ یا جسے براہوئی میں خواہیس یا خواہیس، ترجمہ کیا جاتا ہے اسی طرح یقیناً، بلاشک یا شک آن بیدس یا شک آن پیش اور لازم، عام مستعمل ہیں۔ اصُل (بالکل) اور "باید" (چاہیئے) بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اصُل بتو بالکل یا ہرگز نہیں آیا۔ باید کربریس (ضرور آنا)

(۱۲) حروف اضافت :-

وہ حروف ہیں جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آئے۔ مثلاً

احمد نا کتاب (احمد کی کتاب)

براہوئی میں "نا" (کا۔ کی) اور "تا" (کے) حروف اضافت ہیں۔ جیسے،
سلیم نا دتارخ (سلیم کی بیٹھک) چناتا پچاک (بچوں کے کپڑے)

(۱۳) حروف استفہام :-

وہ حروف ہیں جو کہ کوئی بات پوچھنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔
براہوئی حروف استفہام مندرجہ ذیل ہیں۔

براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
چہ وداً	کب	انتئے	کیوں
امر	کیسے	آراٹرے	کہاں
انت کن	کس واسطے	دنا	کس کا
انت	کیا	اخس۔ اخدر	کتنا

(۱۴) حروف نفرین :-

وہ حروف ہیں جو نفرت یا ملامت کیلئے بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

دروغ پاروک ءِ خدائنا لعنت مرے (جھوٹ بولنے والے پر خدا کی لعنت ہو)

حروف نفرین یہ ہیں :-

لعنت یا لعلت، توف (تھو)۔ لخ لعلت۔ (لعنت)

فعل

وہ کلمہ ہے جس سے کسی شخص یا چیز کا کام ظاہر ہو مثلاً، کینگ (کھاتا ہے)، بس (آیا)، ہنا (گیا) وغیرہ۔

(۱) فعل حال

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانہ حال میں پایا جائے۔ جیسے۔ خوانِک (پڑھتا ہے)، بریک (آتا ہے)

بنانے کا طریقہ :-

براہوئی علامت مصدری "انگ" ہٹا کر "ک" بڑھا کر اور زیر لگا کر پڑھنے سے فعل حال کا صیغہ واحد غائب بنے گا۔ مثلاً مصدر خوانگ (پڑھنا) سے علامت مصدری "انگ" ہٹانے سے "خوان" رہ گیا۔ "ک" بڑھا کر زیر سے پڑھنے پر صیغہ واحد غائب خوانک (پڑھتا ہے) حاصل ہوا۔

فعل حال کی گردان :-

خوانگ (پڑھنا) مصدر سے فعل حال کی گردان۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
خوانِنِسہ پڑھتے ہیں	خوانِوہ پڑھتا ہوں	خوانِرے پڑھتے ہو (جمع)	خوانِیسہ پڑھتے ہو	خوانِرہ پڑھتے ہیں	خوانک پڑھتا ہے

فعل حال کی گردان کو دیکھتے ہوئے یہ پتہ چلتا ہے کہ مختلف صیغوں میں مخصوص تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور یہ تمام تبدیلیاں علامت مصدری "انگ" ہٹا کر اور زیر لگا کر پڑھنے سے ہوتی ہیں۔ مختلف صیغوں میں جو تبدیلیاں کی جاتی ہیں وہ یوں ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ک	رہ	سہ	رے	وہ	نہ

مثال کے طور پر "تو لنگ" (بیٹھنا) مصدر سے اوپر کے اصولوں کے مطابق علامت مصدری "نگ" ہٹا کر "ک" بڑھانے سے تو لِرہ۔ بیٹھتے ہیں جمع غائب بنا۔

علامت مصدری ہٹا کر "سہ" بڑھانے سے "تولِسہ" (بیٹھے ہو) واحد حاضر بنا۔

علامت مصدری ہٹا کر "رے" بڑھانے سے "تولِرے" (بیٹھتے ہو) جمع حاضر بنا۔

علامت مصدری ہٹا کر "وہ" بڑھانے سے "تولِوہ" (بیٹھتا ہوں) واحد متکلم بنا۔

علامت مصدری ہٹا کر "نہ" بڑھانے سے "تولِنہ" (بیٹھتے ہیں) جمع متکلم بنا۔

چنانچہ تو لنگ (بیٹھنا) مصدر سے فعل حال کی گردان یوں ہوئی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تولِک بیٹھتا ہے	تولِرہ بیٹھتے ہیں	تولِسہ بیٹھے ہو	تولِرے بیٹھتے ہو	تولِوہ بیٹھتا ہوں	تولِنہ بیٹھے ہیں

فعل حال جاری :-

اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا حال میں جاری پایا جائے۔ مثلاً۔

خوانِنگٹی ءِ (پڑھ رہا ہے)

بنانے کا قاعدہ۔

مصدر میں کوئی تبدیلی کئے بغیر اس میں "ٹی" بڑھا کر آخر میں "ءِ" لگا کر پڑھنے سے واحد غائب کا صیغہ بنے گا۔ مثلاً مصدر خوانِنگ (پڑھنا) میں "ٹی" لگانے سے بنا "خوانِنگٹی" اور "ءِ" بڑھانے سے ہوا "خوانِنگٹی ءِ" (پڑھ رہا ہے) باقی صیغوں کے لئے "ٹی" کے بعد مندرجہ ذیل اضافے کئے جاتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ءِ (ہے)	ءُ (ہیں)	اُس (ہو)	اُرے (ہو۔ جمع)	اُٹ (ہوں)	اُن (ہیں)

خوانِنگ (پڑھنا) مصدر سے فعل حال جاری کی گردان :۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوانِنگٹی ءِ (پڑھ رہا ہے)	خوانِنگٹی ءُ (پڑھ رہے ہیں)	خوانِنگٹی اُس (پڑھ رہے ہو)	خوانِنگٹی اُرے (پڑھ رہے ہو)	خوانِنگٹی اُٹ (پڑھ رہا ہوں)	خوانِنگٹی اُن پڑھ رہے ہیں

فعل حال نفی :۔

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا حال کے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً

خوانیک (نہیں پڑھتا ہے)۔

بنانے کا قاعدہ :-

فعل حال بنانے کیلئے علامت مصدری ہٹا کر جو اضافے کئے جاتے ہیں، ان میں جمع غائب اور واحد متکلم کو چھوڑ کر باقی تمام صیغوں میں ان اضافوں سے پہلے "پ" لگانے سے فعل حال نفی بنتا ہے۔

جمع غائب کے صیغے میں "د" "دس" میں بدل جاتا ہے۔ واحد متکلم میں "د" "ر" میں بدل جاتا ہے۔ فعل حال نفی میں واحد حاضر اور جمع حاضر کے صیغوں کو چھوڑ کر باقی چاروں صیغے "زبر" لگا کر پڑھے جاتے ہیں۔ واحد حاضر اور جمع حاضر کے صیغوں میں فعل "زیر" کیساتھ پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً مصدر تونِنگ (بیٹھنا) سے فعل حال کی گردان ہوئی۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
تولِنہ (بیٹھتے ہیں)	تولِوہ (بیٹھتا ہوں)	تولرے (بیٹھتے ہیں)	تولِسہ (بیٹھتے ہو)	تولِرہ (بیٹھتے ہیں)	تولک (بیٹھتا ہے)

فعل حال بنانے کے اصول کے تحت مصدر سے علامت "انگ" ہٹانے کے بعد مختلف صیغوں میں ذیل کی تبدیلیاں کی گئیں۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
نہ	وہ	رے	سہ	رہ	ک

فعل حال نفی بنانے کے مطابق "پ" شروع میں لگانے اور جمع غائب اور واحد متکلم

میں تبدیلیاں کرنے سے اوپر کے حروف یوں بنیں گے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
پک	پَسہ	پِسہ	پرِے	پرَہ	پنہ
پ بڑھاکر زبر لگا	پ بڑھاکر زبر لگا	پ بڑھاکر زیر لگا۔	پ بڑھاکر زیر لگا۔	و، رمیں بدل گیا۔	پ لگا

"تولنگ"، (بیٹھنا) مصدر سے فعل حال نفی کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تولپک (تول۔ پک)	تولپسہ	تولپسہ	توپرے	توبرہ	تولپنہ
	تول۔ پسہ	تول۔ پسہ	تول۔ پرے	تول۔ برہ	تول پنہ
نہیں بیٹھتا ہے۔	نہیں بیٹھتے ہیں۔	نہیں بیٹھے ہو۔	نہیں بیٹھتے ہو۔	نہیں بیٹھا ہوں۔	نہیں بیٹھتے ہیں

فعل حال جاری نفی :۔

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا حال کے زمانے میں جاری پایا جائے۔

بنانے کا قاعدہ۔

مصدر سے علامت مصدری ہٹاکر "ٹی" بڑھانے کے بعد مختلف صیغوں میں مندرجہ ذیل اضافے کیے جاتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آف یا اکک نہیں ہے۔	اَفس نہیں ہیں۔	اِفیس نہیں ہو۔	افلیسرے نہیں ہو	افٹ نہیں ہوں	اَفن نہیں ہیں

اوپر کے قاعدے کے مطابق "خوانگ" (پڑھنا) مصدر سے فعل حال نفی جاری کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوانگٹی اف۔ پڑھ نہیں رہا ہے۔	خوانگٹی افس۔ پڑھ نہیں رہے ہیں	خوانگٹی افیس پڑھ نہیں رہے ہو	خوانگٹی افیرے۔ پڑھ نہیں رہے ہو	خوانگٹی افٹ۔ پڑھ نہیں رہا ہوں	خوانگٹی افن پڑھ نہیں رہے ہیں

فعل مستقبل

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا آنیوالے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً کنوے (کھائیگا) بروے (آئیگا) وغیرہ۔

بنانے کا قاعدہ۔

(۱) علامت مصدری ہٹا کر "وے" لگانے سے فعل مستقبل کا واحد غائب کا صیغہ بنے گا۔ مثلاً کننگ (کھانا) مصدر سے علامت مصدری "ونگ" ہٹانے پر اور "وے" لگانے پر "کنوے" (کھائیگا) فعل مستقبل کا واحد غائب کا صیغہ بنا۔ باقی صیغوں میں علامت مصدری ہٹانے کے بعد مندرجہ ذیل اضافے کیے جاتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ے	ور	وس	ورے	وٹ	ون

یا دوسرے الفاظ میں علامت مصدر ہٹا کر و بڑھانے کے بعد مختلف صیغوں کے لیے بالترتیب "ے"، "ر"، "س"، "رے"، "ٹ" اور "ن" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثلاً کننگ (کھانا) مصدر سے علامت مصدری ہٹا کر "و" لگانے سے بنا "کنو" اب صیغہ واحد غائب کے لیے "ے" بڑھانے سے ہوا "کنوے" (کھائیگا) جو واحد کے لیے "ر" بڑھانے سے ہوا "کنور" (کھائینگے)، واحد حاضر کے لیے "س" بڑھانے سے ہوا "کنوس" (تو کھائیگا) جمع حاضر کے لیے "رے" بڑھانے سے ہوا "کنورے" (تم کھاؤ گے) واحد متکلم کے لیے "ٹ" بڑھانے سے ہوا "کنوٹ" (کھاؤنگا) اور جمع متکلم کے لیے "ن" بڑھانے سے ہوا "کنون" (کھائینگے)

لہذا کننگ (کھانا) مصدر سے فعل مستقبل کی گردان یوں ہو گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کنوے (کھائیگا)	کنور (کھائینگے)	کنوس (تو کھائیگا)	کنورے (تم کھاؤگے)	کنوٹ (میں کھاؤنگا)	کنون (ہم کھائینگے)

۲۔ ایسے تمام مصادر جو علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ن" پر ختم ہوتے ہوں۔ انہیں فعل مستقبل بنانے کے لیے "ن" کو ہٹا کر "ر" لگانے کے بعد باقی تبدیلیاں پہلے قاعدے کے مطابق ہی کی جاتی ہیں۔ مثلاً "دننگ" (لیجانا) مصدر سے علامت مصدری "نگ" ہٹانے پر "دن" رہ گیا جو کہ "ن" پر ختم ہوتا ہے۔ "ن" ہٹا کر "ر" لگانے پر بنا "در"۔ اب پہلے قاعدے کے مطابق اضافے لگانے سے اس کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
دروے (لیجائیگا)	درور (لیجائینگے)	دروس (تو لیجائیگا)	درورے (تم لیجاؤگے)	دروٹ (میں لیجاؤنگا)	درون (ہم لیجائینگے)

فعل مستقبل نفی:

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا نہ ہونا آنیوالے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً کنپروے (کن۔ پروے) (نہیں کھائیگا)۔

بنانے کا قاعدہ۔

فعل مستقبل بنانے کے لیے علامت مصدری ہٹانے پر مختلف صیغوں کے لیے اضافوں سے پہلے "پر" لگانے فعل مستقبل نفی حاصل ہوگا۔ مثلاً "خواننگ" (پڑھنا) مصدر سے علامت مصدری

ہٹانے پر "خوان" باقی رہ گیا، اس میں "وپر" بڑھا کر "وے" لگانے سے مستقبل نفی کا واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوگا۔ یعنی "خوانپروے" (نہیں پڑھے گا)۔ باقی صیغوں کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوان پروے یا خوانپروے (نہیں پڑھیگا)	خوانپرور (نہیں پڑھینگے)	خوانپروس (تو نہیں پڑھیگا)	خوانپرورے (تم نہیں پڑھوگے)	خوان پروٹ (میں نہیں پڑھونگا)	خوانپرون (ہم نہیں پڑھینگے)

فعل ماضی:-

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً "ہتا" (گیا)

فعل ماضی مطلق:-

وہ فعل ماضی ہے جو گذشتہ زمانے میں قریب و دور کی قید کے بغیر کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے "او کاریم کرے" (اس نے کام کیا)۔ اس فقرے میں کام کا ہونا تو ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کام کب ہوا۔ آیا اسے واقع ہوئے کافی عرصہ ہوا، یا کم۔

بنانے کا قاعدہ۔

براہوئی میں فعل ماضی مطلق کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، مختلف مصادر مختلف طریقوں سے بدل کر فعل ماضی مطلق کے معنی ادا کرتے ہیں۔ تاہم فعل ماضی مطلق بنانے کے چند عام قاعدے یہ ہیں:

(۱) مصدر کی علامت مصدری ہٹا کر "الف" کا اضافہ کرنے سے فعل ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوگا۔ مثلاً "پرغنگ" (توڑنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "پرغ" رہ گیا۔ اس میں "الف" بڑھانے سے "پرغا" (توڑا) فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنا۔ باقی صیغوں میں "الف" کے بعد مندرجہ ذیل حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ا	ر	س	رے	ٹ	ن

"پرغنگ" (توڑنا) مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
پرغا (اس نے توڑا)	پرغار (انہوں نے توڑا)	پرغاس (تو نے توڑا)	پرغارے (تم نے توڑے)	پرغاٹ (میں نے توڑا)	پرغان (ہم نے توڑے)

(۲)۔ علامت مصدری ہٹا کر "ک" بڑھانے سے۔

مثلاً۔ خلنگ (مارنا) سے خلک (مارا) ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنا۔

باقی صیغوں میں پہلے قاعدے کے مطابق اضافے کیے جاتے ہیں۔

خلنگ (مارنا) مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خَلک	خلکرُ	خلکس	خلکورُے	خلکوٹے	خلکنُ
(اس نے مارا)	(انہوں نے مارا)	(تونے مارا)	(تم نے مارے)	(میں نے مارا)	(ہم نے مارا)

نوٹ۔ دوسرے قاعدے میں فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے علاوہ باقی تمام اضافوں کو "ک" پر پیش لگا کر پڑھا جاتا ہے۔

(۳)۔ علامت مصدری ہٹا کر "س" بڑھانے سے۔

جو مصادر علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ن" پر ختم ہوتے ہوں، انہیں فعل ماضی مطلق بنانے کے لیے آخری "ن" کو "س" میں بدلنے سے واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوگا۔ باقی صیغوں میں گزرے ہوئے قاعدوں کے مطابق اضافے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً

مصدر بننگ (آنا) سے علامت مصدری ہٹانے پر "بن" باقی رہ گیا ہو کہ "ن" پر ختم ہوتا ہے۔ "ن" کو "س" میں بدلنے سے بس (آیا) فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب حاصل ہوا۔ باقی صیغوں کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
بَس	بسرُ	بُس سُس	بسرُے	بسٹُ	بسنُ
(آیا)	(آئے)	(تو آیا)	(تم آئے)	(میں آیا)	(ہم آئے)

نوٹ۔ صیغہ واحد غائب کے علاوہ باقی صیغوں کو اضافے کے بعد پیش لگا کر پڑھا جاتا ہے۔

(۴) علامت مصدری ہٹا کر "ے" بڑھانے سے۔

بعض مصادر میں علامت مصدری ہٹا کر "ے" لگانے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنتا ہے۔ اس میں عموماً وہ مصادر شامل ہیں جن میں علامت مصدری ہٹانے کے بعد آخر میں "ف" رہ جائے۔ مثلاً تفنگ (باندھنا) میں علامت مصدری ہٹانے پر "تف" رہ جاتا ہے جسکا آخری حرف "ف" ہے اسے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنانے کے لیے اس میں "ے" کا اضافہ کرنے سے "تفے" (باندھا) بن گیا۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں گزرے ہوئے قاعدوں کے مطابق ہونگیں۔

"تفنگ" (باندھنا) مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان،

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تفے (اس نے باندھا)	تفِر (انہوں نے باندھا)	تفِس (تُو نے باندھا)	تفِرے (تم نے باندھا)	تفٹ (میں نے باندھا)	تفِن (ہم نے باندھا)

نوٹ۔ براہوئی میں مصدر کننگ (دکھانا) کا صیغہ واحد غائب بیان کیے ہوئے قاعدوں کے مطابق نہیں بنتا۔ مصدر کننگ (دکھانا) کا صیغہ واحد غائب کنگ دکھایا ہے۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں بیان کئے ہوئے قاعدوں کے مطابق ہی ہوتی ہیں۔

فعل ماضی مطلق نفی۔

علامت مصدری ہٹا کر "تو" بڑھانے سے فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب حاصل ہوگا۔ مثلاً خوانِنگ (پڑھنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹا کر "تو" لگانے سے "خوانِ تو" (نہیں پڑھا) ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنا۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
تون	توٹ	تویرے	تویس	تُوس	تو

خوانٹنگ (پڑھنا) مصدر سے فعل ماضی مطلق نفی کی گردان۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
خوان تون (ہم نہیں پڑھے)	خوان توٹ (میں نہیں پڑھا)	خوان تویرے (تم نے نہیں پڑھا)	خوان تویس (تو نے نہیں پڑھا)	خوان توس (انہوں نے نہیں پڑھا)	خوان تو (اس نے نہیں پڑھا)

(۲) وہ مصادر جنکا فعل ماضی مطلق، علامت مصدری ہٹانے کے بعد "س" کا اضافہ کر دینے سے بنتا ہے۔ انہیں فعل ماضی مطلق نفی بنانے کے لیے "س" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق اس میں اضافے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً بننگ (آنا) کا فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنا "بس" (آیا) فعل ماضی مطلق نفی بناتے وقت اس میں سے "س" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق اضافے کرنے سے اس کی گردان یوں ہو گی۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
بتون (ہم نہیں آئے)	بتوٹ (میں نہیں آیا)	بتویرے (تم نہیں آئے)	بتویس یا بتوس (تو نہیں آیا)	بتور (وہ نہیں آئے)	بتو (وہ نہیں آیا)

ماضی قریب :۔

وہ ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے کو ظاہر کرے۔ جیسے اُد بسونے (وہ آیا ہے)

بنانے کا قاعدہ :۔

(۱) فعل ماضی مطلق کے آخر میں "نے" بڑھانے سے ماضی قریب کا واحد غائب کا صیغہ بنے گا۔ مثلاً مصدر "خاچنگ" (سونا) سے ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ ہوا "خاچا" (سویا) اس میں نے بڑھانے سے "خاچانے" (سویا ہے) ماضی قریب کا واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوا۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں یوں ہوں گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
نے	نو	نُس	نرُے	نٹُے	نُن

خاچنگ (سونا) مصدر سے فعل ماضی قریب کی گردان ۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاچانے (وہ سویا ہے)	خاچانُو (وہ سوئے ہیں)	خاچانُس (تو سویا ہے)	خاچانرُے (تم سوئے ہو)	خاچانٹُے (میں سویا ہوں)	خاچانْن (ہم سوئے ہیں)

(۲) وہ مصادر جن کا صیغہ واحد غائب "ک، س، یا "گ" پر ختم ہوتا ہو ماضی قریب بنانے کے

لئے "ک، س، اور گ" کے بعد "د" بڑھا کر باقی تبدیلیاں پہلے قاعدے کے مطابق کی جاتی ہیں مثلاً خلنگ (مارنا) مصدر کا ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب "خلک" (مارا) ہے جو کہ "ک" پر ختم ہوتا ہے۔ "د" بڑھانے اور پہلے قاعدے کے مطابق تبدیلیاں کرنے سے واحد غائب کا صیغہ ہوگا۔ "خلکونے" (مارا ہے) اسی طرح بنگ (آنا) مصدر سے ماضی مطلق کا صیغہ ہوا "لبس" چونکہ یہ "س" پر ختم ہوتا ہے۔ لہذا قاعدے کے مطابق ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب ہوا "بونے" (آیا ہے) کننگ (کھانا) مصدر سے "کنگونے" (کھایا ہے) وغیرہ۔

خلنگ (مارنا) مصدر سے ماضی قریب کی گردان :۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خَلکونے اس نے مارا ہے	خَلکونو انہوں نے مارا ہے	خَلکونُس تو نے مارا ہے	خلکونرُے تم نے مارا ہے	خلکونتُ میں نے مارا ہے	خَلکونُن ہم نے مارا ہے

ماضی قریب نفی :۔

بنانے کا قاعدہ :۔

علامت مصدری ہٹا کر "تنے" لگانے سے ماضی قریب نفی کا واحد غائب کا صیغہ حاصل ہو گا۔ مثلاً خوانگ (پڑھنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "خوان" رہ گیا۔ تنے بڑھانے سے ہوا "خوان تنے" (پڑھا نہیں ہے) جو کہ ماضی قریب نفی کا صیغہ واحد غائب ہے۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں یوں ہوں گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تَنے	تَنو	تَنُس	تَنرُے	تَنُسُت	تَنَن

آسانی کیلئے ہم اس قاعدے کو یوں بھی بیان کر سکتے ہیں۔ کہ فعل ماضی قریب بنانے کیلئے جن الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے ان سے پہلے "ت" لگانے سے ماضی قریب نفی بنے گا۔

خوانگ (پڑھنا) مصدر سے ماضی قریب نفی کی گردان :۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوان تنے وہ نہیں پڑھا ہے	خوان تنو وہ نہیں پڑھے ہیں	خوان تنس تو نے پڑھا ہے	خوان تنرے تم نہیں پڑھے ہو	خوان تنٹ میں نہیں پڑھا ہوں	خوان تنُن ہم نہیں پڑھے ہیں

(۲) وہ مصادر جنکا ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب "س" بڑھانے سے بنتا ہے۔ ماضی قریب نفی بنانے کیلئے "س" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق باقی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مثلاً۔ بنگ (آنا) مصدر کا ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ ہوا "بس" (آیا) ماضی قریب بنانے کیلئے "س" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق تبدیلیاں کرنے سے اس کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
بتنے وہ نہیں آیا ہے	بتنو وہ نہیں آئے ہیں	بتنُس تو نہیں آیا ہے	بتنرے تم نہیں آئے ہو	بتنُٹ میں نہیں آیا ہوں	بتنُن ہم نہیں آئے ہیں

فعل ماضی بعید

وہ ماضی ہے جو دور کے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے کو ظاہر کرے مثلاً کنگس (تو نے کھایا تھا)۔

بنانے کا طریقہ :-

فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب میں "سس" بڑھانے سے فعل ماضی بعید کا صیغہ واحد غائب بنے گا مثلاً اِنا (گیا) فعل ماضی مطلق واحد غائب میں "سس" بڑھانے سے "اِناسس" (تو گیا تھا) ماضی بعید کا واحد غائب کا صیغہ بنا۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں حسب ذیل ہونگیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
سَس	سر	سُس	سُرے	سُٹ	سُن

انگ (آنا) مصدر سے اوپر کے قاعدے کے مطابق فعل ماضی بعید کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اِناسَس (وہ گیا تھا)	اِناسُر (وہ گئے تھے)	اناسُس (تو گیا تھا)	اناسُرے (تم گئے تھے)	اناسُٹ (میں گیا تھا)	اناسُن (ہم گئے تھے)

ماضی بعید نفی

وہ ماضی ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے واقع نہ ہونے کو ظاہر کرے

مثلاً- خاچ تورے سس (نہیں سویا تھا)

بنانے کا قاعدہ-

(۱) علامت مصدر ہٹانے کے بعد "تورے" بڑھا کر ماضی بعید بنانے کے قاعدے کے مطابق تبدیلیاں کرنے سے فعل ماضی بعید نفی بنے گا۔ مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر سے

علامت مصدری ہٹا کر "توے" بڑھانے سے ہوا "خاچ توے" اس میں ماضی بعید کے قاعدے کے مطابق "سس" بڑھانے سے "خاچ توے سس" "وہ نہیں سویا تھا" ماضی بعید کا صیغہ واحد حاضر حاصل ہوگا۔

خاچنگ (سونا) مصدر سے فعل ماضی بعید نفی کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاچ توے سس یا خاچ توسس وہ نہیں سویا تھا	خاچ توے سُر خاچ توسر وہ نہیں سوئے تھے	خاچ توے سُس خاچ توسس تو نہیں سویا تھا	خاچ توے سُرے خاچ توسرے ہم نہیں سوئے تھے	خاچ توے سُٹ خاچ توسُٹ میں نہیں سویا تھا	خاچ توے سُن خاچ توسُن ہم نہیں سوئے تھے

(۲) مصدر بنگ (آنا) دنگ (لیجانا) اور کنگ (کھانا) کو فعل ماضی بعید نفی بناتے وقت علامت مصدری ہٹانے کے بعد آخری "ن" ہٹا کر باقی تبدیلیاں پہلے قاعدے کے مطابق کی جاتی ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں وہ مصادر جن کی علامت مصدر ہٹانے کے بعد آخیر میں "ن" رہ جائیں۔ انہیں فعل ماضی بعید نفی بناتے وقت آخری "ن" ہٹا کر باقی تبدیلیاں پہلے قاعدے کے مطابق کی جاتی ہیں۔ مثلاً بنگ (آنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "بن" رہ گیا۔ چونکہ آخر میں "ن" ہے اس لئے "ن" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق "توے سس" لگانے سے ہوا "بتوے سس" (نہیں آیا تھا)۔ بنگ (آنا) مصدر سے فعل ماضی بعید نفی کی گردان :-

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
بتوے سس یا بتوسس وہ نہیں آیا تھا	بتوے سُر بتوسُر وہ نہیں آئے تھے	بتوے سُس بتوسس تو نہیں آیا تھا	بتوے سُرے بتوسُرے تم نہیں آئے تھے	بتوے سُٹ بتوسُٹ میں نہیں آیا تھا	بتوے سُن بتوسُن ہم نہیں آئے تھے

فعل ماضی تمنائی

وہ فعل ماضی ہے جس میں کوئی کام کرنے کی تمنا پائی جائے۔ مثلاً کنوس (وہ کھاتا) . وروس (وہ لیجاتا) وغیرہ.

بنانے کا قاعدہ

(۱) علامت مصدری ہٹا کر "وس" بڑھانے سے فعل ماضی تمنائی کا صیغہ واحد غائب بنے گا جیسے کننگ (کھانا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "کن" رہ گیا۔ اس میں "وس" بڑھانے سے ہوا "کنوس" جو کہ فعل ماضی تمنائی کا واحد غائب کا صیغہ ہے. باقی صیغوں میں تبدیلیاں گردان سے واضح ہیں.

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کنوس (وہ کھاتا)	کنوسر (وہ کھاتے)	کنوسس (تو کھاتا)	کنوسرے (تم کھاتے)	کنوسٹ میں کھاتا	کنوسن ہم کھاتے

(۲) فعل ماضی تمنائی بنانے کا آسان قاعدہ مصدر کے فعل امر میں "وس" کا اضافہ کر دینے سے واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوگا. مثلاً خاپنگ (سونا) مصدر کا فعل امر ہے "خاچ" (سو) اس میں "وس" کا اضافہ کر دینے سے حاصل ہوا خاچوس (وہ سوتا) جو کہ واحد غائب کا صیغہ ہے. خاپنگ مصدر سے فعل ماضی تمنائی کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاچوس (وہ سوتا)	خاچوسر (وہ سوتے)	خاچوسس (تو سوتا)	خاچوسرے (تم سوتے)	خاچوسٹ (میں سوتا)	خاچوسن (ہم سوتے)

فعل ماضی استمراری

وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کی عادت یا جاری رہنے یا بتدریج واقع ہونے پر دلالت کرے۔ مثلاً او کنگکہ (کنگ۔ گر) (وہ کھایا کرتا تھا)۔ او بسکہ (بس۔ سکہ) وہ آیا کرتا تھا۔

بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی بعید میں مختلف صیغوں میں ذیل کے اضافے کرنے سے فعل ماضی استمراری کے مختلف صیغے بنتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کر	سُرہ	سُتُسُر	سرے	سُٹہ	سُنہ

مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر سے فعل ماضی بعید کا واحد غائب کا صیغہ ہوا۔ خاچا (سویا)۔ اس میں مختلف صیغوں میں مندرجہ بالا اضافے کرنے سے فعل ماضی استمراری کی گردان ہو گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاچاکر (سویا کرتا تھا)	خاچائرہ (سویا کرتے تھے)	خاچائسُر (تو سویا کرتا تھا)	خاچائرے (تم سویا کرتے تھے)	خاچائٹہ (میں سویا کرتا تھا)	خاچائسنہ (ہم سویا کرتے تھے)

فعل ماضی استمراری نفی

مصدر کے فعل امر میں مختلف صیغوں میں فعل ماضی بعید بنانے کیلئے اضافے کرنے سے پہلے "تو" لگانے سے فعل ماضی استمراری نفی بنے گا۔ مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر کا فعل امر ہوا "خاچ"

(سو) اس میں "تو" بڑھانے سے ہوا "خاچ تو" اور "کر" لگانے سے "خاچ توکر" (سویا نہیں کرتا تھا) فعل ماضی استمراری نفی کا واحد غائب کا صیغہ بنا۔ "خاچنگ" مصدر سے فعل ماضی استمراری نفی کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاچ توکر (سویا کرتا تھا)	خاچ توسُرہ (سویا نہیں کرتے تھے)	خاچ توسُہ (سویا نہیں کرتا تھا)	خاچ توسُرے تم سویا نہیں کرتے تھے	خاچ توسُٹہ میں سویا نہیں کرتا تھا	خاچ توسنہ ہم سویا نہیں کرتے تھے

فعل امر

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے مثلاً "برک" (آو) کُن (کھاؤ) وغیرہ

بنانے کا قاعدہ

(۱) بیشتر مصادر میں سے علامت مصدری "انگ" ہٹانے سے فعل امر بن جاتا ہے مثلاً "خاچنگ (سونا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر خاچ (سو) رہ گیا۔ جوکہ فعل امر ہے اسی طرح پرِغنگ (توڑنا) سے "پرِغ" (توڑ) وغیرہ۔

(۲) وہ مصادر جن میں علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ن" آخر میں ہو۔ انہیں فعل امر بنانے کیلئے "ن" کو "ر" میں بدل کر "ک" بڑھایا جائے گا۔ اس طرح "برک" آجاؤ یا آؤ فعل امر حاصل ہوگا۔ مثال کے طور پر کچھ مصادر اور ان کے فعل امر ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

مصدر	فعل امر	مصدر	فعل امر
کِننگ (کرنا)	کرک (کرو)	بننگ (آنا)	برک (آجاؤ)
دننگ (لیجانا)	درک (لیجاؤ)	مننگ (ہونا)	مرک (ہوجا)

(۳) وہ مصادر جو علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ل" پر ختم ہوں انہیں فعل امر بناتے وقت "ل" کے بعد "ٹ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہلنگ (لینا)۔ علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ہل" رہ گیا۔ چونکہ آخری حرف "ل" ہے اس لئے فعل امر بنانے کے لئے اس میں "ل" کے بعد "ٹ" کا اضافہ کرنے سے ہلٹ (لے) بن گیا۔ اسی طرح خلنگ (مارنا) سے خلٹ (مار) وغیرہ۔

(نوٹ)

مصدر تنگ (دینا) کا فعل امر اوپر بیان کئے ہوئے قاعدوں کے مطابق نہیں بنتا۔ "تنگ" مصدر کا فعل امر "ایتے" (دو) ہے۔ جن مصادر وضعی میں "تنگ" استعمال ہوا ہو انہیں فعل امر بناتے وقت "تنگ" کو "ایتے" میں بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً نشان تنگ (دکھانا) سے نشان "ایتے" (دکھاؤ) وغیرہ۔

فعل امر کا استعمال صیغہ واحد حاضر اور جمع حاضر میں

فعل امر کا استعمال صرف دو ہی صیغوں یعنی صیغہ واحد حاضر اور صیغہ جمع حاضر میں ہوتا ہے مثلاً کُن (کھاؤ) واحد حاضر اور "کن بو" (تم کھاؤ) جمع حاضر۔

بنانے کے قاعدے:۔

(۱) جن مصادر کا فعل امر علامت مصدری ہٹانے سے بنتا ہو ان مصادر کا صیغہ جمع حاضر واحد حاضر میں "بو" بڑھانے سے بنتا ہے۔ مثلاً

بن (سُن)	سے	بن بو (سنو)
رتخ (رکھ)	سے	رتخ بو (رکھو) وغیرہ

(۲) جو فعل امر واحد حاضر کے صیغے میں "ک" پر ختم ہوتے ہوں اور "ک" سے پہلے "ر" ہو۔ ایسے افعال کا فعل امر کا جمع متکلم کا صیغہ "رک" ہٹا کر "بو" بڑھانے سے بنتا ہے۔

مثلاً "کرک" (کرو) فعل امر کا صیغہ واحد حاضر ہے۔ چونکہ اس کا آخری حرف "ک" ہے اور "ک" سے پہلے "ر" ہے اس لئے اسے فعل امر کا صیغہ جمع حاضر بنانے کیلئے اس میں "ر" اور "ک" دونوں کو ہٹا کر "بو" لگا دینے سے جمع حاضر حاصل ہوگا۔ اس طرح "کرک" (کرو) سے جمع حاضر ہوگا "کبو" اسی طرح۔

مرک (ہو جا) سے مبو (ہو جا)

درک (لے جا) سے دبو (لے جا)

برک (آجا) سے ببو (آجاؤ)

ہرک (دیکھ) سے ہبو (دیکھو)

(۳) جو مصادر علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ل" پر ختم ہوتے ہوں۔ ایسے مصادر کا فعل امر کا صیغہ جمع حاضر "ل" کے بعد "بو" بڑھانے سے بنتا ہے۔ مثلاً خلنگ (مارنا) مصدر سے علامت مصدر ہٹانے پر "خل" رہ گیا۔ چونکہ آخری حرف "ل" ہے اس لئے فعل امر کا صیغہ جمع حاضر "ل" کے بعد "بو" بڑھانے سے "خلبو" (مارو) بنا اس قاعدے کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو فعل امر اپنے صیغہ واحد حاضر میں "ٹ" بڑھانے سے بنتے ہیں انہیں جمع حاضر بنانے کے لئے "ٹ" ہٹا کر ان میں "بو" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً

خلٹ (مار) سے خلبو (مارو)

ہلٹ (لے) سے ہلبو (لے لو)

فعل نہی

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے۔ مثلاً۔ خانگ پہ (مت سو) دو ڈِنگ پہ (مت دوڑ) وغیرہ

بنانے کے قاعدے

(۱) جن مصادر کا فعل امر صرف علامت مصدری ہٹانے سے بنتا ہے ایسے مصادر کو فعل نہی بنانے کیلئے فعل امر کے بعد "پہ" کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر کا فعل امر صرف علامت مصدر ہٹانے سے خاچ (سوجا) ہوا. اسے فعل امر نہی بنانے کیلئے اس میں حرف پہ کا آخر میں اضافہ کرنے سے ہوا "خاچ پہ" (مت سو). اسی طرح "خوانینگ" مصدر کا فعل امر ہوا "خوان" (پڑھ) اور فعل امر نہی ہوا. خوان پہ (مت پڑھ) وغیرہ

(۲) جن مصادر کا فعل امر، فعل امر بنانے کے دوسرے قاعدے کے مطابق بنتا ہو ایسے مصادر کا فعل امر نہی بنانے کیلئے فعل امر یا مصدر کے صرف پہلے حرف کے ساتھ "پہ" لگایا جاتا ہے. مثلاً مصدر "کننگ" (کرنا) سے علامت مصدری ہٹانے کے بعد آخری حرف چونکہ "ن" رہ جاتا ہے اس لیئے اس کا فعل امر، دوسرے قاعدے کے مطابق بنے گا. اور فعل امر نہی، مصدر "کننگ" کا پہلا حرف "ک" یا فعل امر "کن" کا پہلا حرف دونوں میں سے کسی ایک کے بعد "پہ" لگانے سے بنے گا. یعنی کننگ (کرنا) مصدر سے فعل امر نہی بنے گا. کپہ (مت کر) اسی طرح دِننگ (لیجانا) سے دِپہ (مت لیجا) وغیرہ.

(نوٹ) مصدر بننگ (آنا) تننگ (دینا) اور مصدر مننگ (ہونا) کا فعل امر نہی پہلے حرف کے ساتھ "پہ" کی جگہ "فہ" بڑھانے سے بنتا ہے. یعنی بفہ (مت آ) تفہ (مت دے)، مفہ (مت ہو)

فعل امر نہی کا استعمال صیغہ جمع متکلم میں.

فعل امر نہی کا صیغہ جمع متکلم، صیغہ واحد متکلم میں "بو" بڑھانے سے بنتا ہے. مثلاً مفہ (مت ہو) سے مفہ بو (مت ہو) "بفہ" (مت آ) سے "بفہ بو" (تم مت آؤ) وغیرہ

فعل امر نہی مستقبل

وہ فعل امر نہی ہے جس میں مستقبل میں کسی کام کے کرنے سے روکا جائے۔ مثلاً۔ خوان پیس (مت پڑھنا) بغیرے (تم مت آنا)

بنانے کے قاعدے:

(۱) فعل امر کے واحد حاضر کے صیغے میں "پیس" بڑھانے سے فعل امر نہی مستقبل کا واحد حاضر کا صیغہ حاصل ہوگا۔ مثلاً فعل امر "شارغ" (ڈال) میں "پیس" لگانے سے "شارغ پیس" (مت ڈالنا) فعل امر نہی مستقبل کا واحد حاضر کا صیغہ حاصل ہوگا۔

(۲) جن مصادر کا فعل نہی "پہ" یا "فہ" بڑھانے سے بنتا ہو ایسے مصادر کو فعل نہی مستقبل بنانے کے لئے پہلے قاعدے کے مطابق "پیس" بڑھایا جاتا ہے۔ البتہ جہاں "فہ" ہو وہاں "پیس" نہیں بلکہ "فیس" لگایا جاتا ہے۔ مثلاً۔ بفہ سے بفیس (مت آنا) وغیرہ۔

فعل امر نہی مستقبل کا استعمال صیغہ جمع متکلم میں۔

(۱) فعل امر کے واحد حاضر کے صیغے میں واحد حاضر کے لئے جہاں "پیس" بڑھایا جاتا ہے وہاں جمع حاضر کے لئے "پیرے" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً۔ خوان پیس (مت پڑھنا) سے "خوان پیرے" (تم مت پڑھنا)

(۲) جو فعل امر نہی "فیس" لگانے سے بنتے ہوں، انہیں جمع حاضر بنانے کے لئے "فیرے" لگایا جاتا ہے۔ مثلاً۔ بفیس (مت آنا) سے بفیرے (تم مت آنا) وغیرہ

اسم عدد

وہ کلمہ ہے جو اشخاص یا چیزوں کی تعداد مقرر کرتا یا گنتی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً "وہ روپی" (دس روپے) میں "وہ" (دس) اسم عدد ہے۔

(۱) اعداد معین

وہ اعداد ہیں جن سے چیزوں کی صحیح تعداد یا گنتی ظاہر ہو۔ جیسے :۔ اَسِٹ (ایک) بیست و پنج (پچیس)۔ وغیرہ۔

براہوئی میں ابتدائی تین اعداد کو چھوڑ کر باقی تمام اعداد لہجہ کے معمولی فرق کے ساتھ فارسی کے اعداد ہی ہیں۔ براہوئی اعداد معین مندرجہ ذیل ہیں۔

اَسِٹ	(ایک)	شش	چھ
اِرٹ	دو	ہفت	سات
مُسِٹ	تین	ہشت	آٹھ
چار	چار	نُو	نو
پنچ	پانچ	دہ	دس

دس سے اٹھارہ تک براہوئی اور فارسی اعداد میں صرف اتنا فرق ہے کہ فارسی میں "گیارہ" کو "یازدہ" اور براہوئی میں لہجہ بدل کر شروع میں "ن" کے اضافے سے "یانزدہ" ادا کیا جاتا ہے۔ دس سے اوپر کے اعداد مندرجہ ذیل ہیں۔

یانزدہ	گیارہ	شانزدہ	سولہ
دوانزدہ	بارہ	ہفدہ	سترہ
سینزدہ	تیرہ	ہژدہ	اٹھارہ
چانڑدہ	چودہ	نوزدہ	اُنیس
پانزدہ	پندرہ	بیست	بیس

بیس سے اوپر کے اعداد فارسی کی طرح ہی پڑھے جاتے ہیں یعنی بیست و یک (اکیس) بیست و دو (بائیس) بیست و سہ (تئیس) وغیرہ۔ البتہ براہوئی میں اکیس، بائیس، تئیس اور اسی طرح دوسری جگہ

ان تین ہندسوں کو بیست دائسٹ، بیست وارٹ اور بیست مُسٹ اور اسی طرح چہل ویک، یا چہل واسٹ (اکتالیس) وغیرہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بیس سے اوپر اعداد مندرجہ ذیل ہیں۔

سی	تیس
چہل یا چل	چالیس
پنجاہ	پچاس
شست	ساٹھ
ہفتاد	ستر
ہشتاد	اسی
نود	نوے
صد	سو
ارا صد	دو سو
مُسے صد	تین سو
ہزار	ایک ہزار

(۲) اعداد غیر مُعیّن

وہ اعداد ہیں جن سے چیزوں یا اشخاص کی صحیح تعداد ظاہر نہ ہو۔ مثلاً منز (چند) بھانہ (بہت) پچے (معمولی۔ کم) وغیرہ

(۳) اعداد ترتیبی

وہ اعداد ہیں جو اسموں کے علاوہ اسموں کی ترتیب کو بھی ظاہر کرے۔ مثلاً۔ اولیکو دے (پہلا دن)، ارٹمیکو سال (دوسرا سال)۔

بنانے کا قاعدہ

عدد معین کے آخر میں "میکو" کا اضافہ کر دینے سے عدد ترتیبی بنتا ہے۔ مثلاً "چار" عدد معین میں "میکو" کا اضافہ کر دینے سے چار میکو (چوتھا) عدد ترتیبی بنے گا۔ اسی طرح :۔

اولیکو	پہلا
ارٹمیکو	دوسرا
مسٹمیکو	تیسرا۔ وغیرہ۔

(نوٹ) براہوئی میں اگرچہ ابتدائی تین اعداد معین ایسٹ، ارٹ، مسٹ، ہیں۔ لیکن ان کا استعمال اسم کے ساتھ اسی صورت میں نہیں ہوتا۔ اسم کے ساتھ استعمال ہوتے وقت یہ اسہ (ایک) "ارا" (دو) اور موسے (تین) استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً۔

اسہ کتاب	(ایک کتاب)
اِرا بندغ	(دو اشخاص)
موسے نیاڑی	(تین خواتین)

یہاں پر ایسٹ کتاب "اِرٹ بندغاک" یا مسٹ نیاڑیک کا استعمال غلط ہوگا۔

(۴) اعداد کسری

وہ اعداد ہیں جو اکائی کے کسروں کو ظاہر کریں مثلاً ½، ⅓، ⅔ وغیرہ۔ یا نصف، ایک تہائی، دو تہائی وغیرہ۔

براہوئی میں عدد کسری ظاہر کرنے کیلئے عدد ترتیبی کے بعد بخش یا شخ کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً :۔

نصف یا ½ کیلئے	ارٹمیکو بخش یا ٹشخ	یا نیمہ
تہائی ⅓ کیلئے	مسٹمیکو بخش یا ٹشخ	یا ہسکہ

چوتھائی یا ۱/۴ کیلئے　　چار میکو بخش یا بشنغ　　یا چار ک

دو تہائی یا ۲/۳ کیلئے　　ارا مسٹمیکو بخش یا بشنغ　　یا پنج دُو

اعدادِ کسری کیلئے پاؤ، نیم، پورہ یا پورو بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً۔

نیم سیر	(آدھ سیر)
مو سے پاؤ	(تین پاؤ)
پاؤ کم ارٹ	(پونے دو)
پورو سیر	(ایک سیر)

(۵) اعدادِ تضعیفی

ایسے اعداد ہیں جو یہ واضح کرتے ہیں کہ کوئی چیز کتنے گنا ہے۔ مثلاً۔ دو گنا، تین گنا۔ وغیرہ
براہوئی میں اعدادِ تضعیفی بنانے کیلئے عددِ معین میں "بخش" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً

ارا بخش	(دو گنا)
مو سے بخش	(تین گنا)۔ وغیرہ۔

متعلق فعل

متعلق فعل یہ ظاہر کرتا ہے کہ کوئی کام کب، کہاں، کتنا اور کیوں یا کیسے ہوا۔ یہ وقت جگہ، مقدار طریقہ اور ہاں اور نہیں کو ظاہر کرتے ہیں۔

متعلق فعل کی قسمیں

(۱) بلحاظ جگہ :۔ جگہ کے لحاظ سے براہوئی متعلقات فعل اور ان کا فقروں میں استعمال مندرجہ ذیل ہیں :۔

متعلق فعل	اردو معنی	متعلق فعل	اردو معنی
تہطی	اندر، میں	صندرخ نا تہطی	صندوق میں
پیشن (پے شن)	باہر	دتارخ آن پیشن	کمرے سے باہر
بُرزا	اوپر	بُرزا آسمانے	اوپر آسمان ہے
شیف	نیچے	شیف ڈغارے	نیچے زمین ہے
مُونی یا مستی	آگے	مونی مر	آگے ہو
خُڑک	قریب	عید خُڑک لسّونے	عید قریب آگئی ہے
داڑے	یہاں	داڑے برک	یہاں آؤ
ہنداڑے	یہاں		
دانگی	یہاں		
پدایاپدی	پیچھے	ناپداٹ دیر سلوکے	تمہارے پیچھے کون کھڑا ہے

متعلق فعل	اردو معنی	براہوی فقرہ	اردو معنی
مُر	دور	کنا خلق بھاز مُرے	میرا گاؤں بہت دور ہے
اوڑے	وہاں	اوڑے در لبوسنے	وہاں کون آیا ہے
ہموڑے	وہاں		
ہموبگی	وہاں		

(۲) بلحاظ وقت :-

وقت کے لحاظ سے متعلقات فعل مندرجہ ذیل ہیں :-

متعلق فعل	اردو معنی	براہوی فقرہ	اردو معنی
اینو	آج	اینو جمعہ نا دے ءِ ،	آج جمعہ کا دن ہے
درو	کل	درو پنج شنبہ اسک	کل جمعرات تھی
مُلخدو	پرسوں (گزرا ہوا)	ملخدو دِنا برام اسک	پرسوں کس کی شادی تھی
کومُلخدو	ترسوں (گزرا ہوا)	کومُلخدو شاران بسُٹ	میں ترسوں شہر سے لوٹا
پگہ	کل (آئیوالا)	پگہ بَرک	کل آؤ
پلمے یا	پرسوں (آئیوالا)	پلمے بروٹ	پرسوں آؤں گا
ایلودے	پرسوں (آئیوالا)		
کودے	ترسوں (آئیوالا)	کودے کریم بردئے	کریم ترسوں آئے گا
گڑا	پھر	گڑا انت مس	پھر کیا ہوا؟
ہر وختے یا	جسوقت، جب کبھی	ہرچوا بفنگ خواہر برک	جب کبھی چاہو۔ آجانا
ہرچو دا			
داسکان	ابھی تک	داسکان دے ٹک تفنے	ابھی تک سورج نہیں نکلا ہے

(۳) بلحاظ مقدار

مقدار کے لحاظ سے متعلقات فعل یہ ہیں :-

متعلق فعل	اردو معنی	براہوئی فقرہ	اردو معنی
دوارہ یا دلدا	دوبارہ	ای دووارہ بسٹ یا دلدا بسٹ ۔	میں دوبارہ آیا
لوجار	پھر	لوجار بفہ	پھر مت آؤ
دار، وار	بار بار		

خوانگ (پڑھنا) مصدر سے مختلف افعال کی گردان

فعل	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
(۱) فعل حال	اوخوانک (وہ پڑھتا ہے)	اوفک خوازہ (وہ پڑھتے ہیں)	نی خوانسہ (تو پڑھتا ہے)	نم خوازے (تم پڑھتے ہو)	ای خوانیوہ (میں پڑھتا ہوں)	نن خوانہ (ہم پڑھتے ہیں)
حال جاری	اوخوانگٹی ئے (وہ پڑھ رہا ہے)	اوفک خوانگٹی او (وہ پڑھ رہے ہیں)	نی خوانگٹی اس (تو پڑھ رہا ہے)	نم خوانگٹی ارے (تم پڑھ رہے ہو)	ای خوانگٹی اٹ (میں پڑھ رہا ہوں)	نن خوانگٹی ان (ہم پڑھ رہے ہیں)
حال نفی	اوخوان پک (وہ نہیں پڑھتا)	اوفک خوان پیسہ (وہ نہیں پڑھتے)	نی خوان پیسہ (تو نہیں پڑھتا)	نم خوان پیرے (تم نہیں پڑھتے)	ای خوان پدہ میں نہیں پڑھتا	نن خوان پنہ (ہم نہیں پڑھتے)
حال نفی جاری	اوخوانگٹی اف (وہ نہیں پڑھ رہا ہے)	اوفک خوانگٹی افس (وہ نہیں پڑھ رہے ہیں)	نی خوانگٹی افیس (تو نہیں پڑھ رہا ہے)	نم خوانگٹی افیرے (تم نہیں پڑھ رہے ہو)	ای خوانگٹی افٹ میں نہیں پڑھ رہا ہوں	نن خوانگٹی افن (ہم نہیں پڑھ رہے ہیں)

فعل	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
(۲) فعل مستقبل	اوخوانوے	اوفک خوانور	نی خوانوس	نم خوانورے	ای خوانوٹ	نن خوانون
	(وہ پڑھیگا)	(وہ پڑھینگے)	(تو پڑھیگا)	(تم پڑھوگے)	(میں پڑھونگا)	(ہم پڑھینگے)
مستقبل نفی	اوخوان پرے	اوفک خوان پرور	نی خوان پروس	نم خوان پرورے	ای خوان پروٹ	نن خوان پرون
	(وہ نہیں پڑھیگا)	(وہ نہیں پڑھینگے)	(تو نہیں پڑھیگا)	(تم نہیں پڑھوگے)	(میں نہیں پڑھونگا)	ہم نہیں پڑھینگے
(۳) ماضی مطلق	اوخوانا	اوفک خوانار	نی خواناس	نم خوانارے	ای خواناٹ	نن خوانان
	(اس نے پڑھا)	(انہوں نے پڑھا)	(تونے پڑھا)	(تم نے پڑھا)	(میں نے پڑھا)	(ہم نے پڑھا)
ماضی مطلق نفی	اوخوان تو	اوفک خوان توس	نی خوان تویس	نم خوان تورے	ای خوان توٹ	نن خوان توں
	(اس نے نہیں پڑھا)	(انہوں نے نہیں پڑھا)	(تونے نہیں پڑھا)	(تم نے نہیں پڑھا)	(میں نے نہیں پڑھا)	(ہم نے نہیں پڑھا)
(۴) ماضی قریب	اوخواناتے	اوفک خوانانو	نی خوانانوس	نم خوانانورے	ای خواناٹ	نن خوانانن
	(وہ پڑھ چکا ہے)	(وہ پڑھ چکے ہیں)	(تو پڑھ چکا ہے)	(تم پڑھ چکے ہیں)	(میں پڑھ چکا ہوں)	(ہم پڑھ چکے ہیں)
(۵) ماضی بعید	اوخواناسُ	اوفک خواناسر	نی خواناسُ	نم خواناسُرے	ای خواناسٹ	نن خواناسن
	(وہ پڑھ چکا تھا)	(وہ پڑھ چکے تھے)	(تو پڑھ چکا تھا)	(تم پڑھ چکے تھے)	(میں پڑھ چکا تھا)	(ہم پڑھ چکے تھے)
ماضی بعید نفی	اوخوان تویسُ	اوفک خوان تویسَ	نی خوان تویسَ	نم خوان تویسُرے	ای خوان تویسُٹ	نن خوان تویسُن
	(وہ نہیں پڑھ چکا تھا)	(وہ نہیں پڑھ چکے تھے)	(تو نہیں پڑھ چکا تھا)	(تم نہیں پڑھ چکے تھے)	(میں نہیں پڑھ چکا تھا)	(ہم نہیں پڑھ چکے تھے)
(۶) ماضی تمنائی	اوخوانوس	اوفک خوانور	نی خوانوسُ	نم خوانوسُرے	ای خوانوسٹ	نن خوانوسُن
	(کاش وہ پڑھتا)	(کاش وہ پڑھتے)	(تو پڑھتا)	(تم پڑھتے)	(میں پڑھتا)	(ہم پڑھتے)
ماضی تمنائی نفی	اوخوان تودس	اوفک خوان تودسُر	نی خوان تودس	نم خوان تودسُرے	ای خوان تودسٹ	نن خوان تودسُن
	(کاش وہ نہیں پڑھتا)	(کاش وہ نہیں پڑھتے)	(کاش تو نہیں پڑھتا)	(کاش تم نہیں پڑھتے)	(کاش میں نہیں پڑھتا)	(کاش ہم نہیں پڑھتے)
(۷) ماضی استمراری	اوخواناکہ	اوفک خوانارہ	نی خواناسہ	نم خوانارُے	ای خواناٹہ	نن خواناتہ
	وہ پڑھتا رہتا تھا	وہ پڑھتے رہتے تھے	تو پڑھتا رہتا تھا	تم پڑھتے رہتے تھے	میں پڑھتا رہتا تھا	(ہم پڑھتے رہتے تھے)
ماضی استمراری نفی	اوخوان توکہ	اوفک خوان توسہ	نی خوان تویسہ	نم خوان تویسُرے	(ای خوان توٹہ)	نن خوان تونہ
	وہ نہیں پڑھتا رہتا تھا	وہ نہیں پڑھتے رہتے تھے	تو نہیں پڑھتا رہتا تھا	تم نہیں پڑھتے رہتے تھے	میں نہیں پڑھتا رہتا تھا	ہم نہیں پڑھتے رہتے تھے

چند روزمرہ کے استعمال کے مصادر، مصادر کے ماضی مطلق، فعل امر و فعل نہی

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
آوارمننگ	شامل ہونا ملنا	آوارمس	شامل ہوا	آوارمر آوارمرک	شامل ہو	آوارمفہ	شامل مت ہو
ادغنگ	رونا	اوغا	رویا	اوغ	رو	اوغ پہ	مت رو
النگ	چھوڑنا	اِلا	چھوڑا	اِلے	چھوڑ	اِلے پہ	مت چھوڑ
آرام کننگ	آرام کرنا	آرام کرے	آرام کیا	آرام کرک	آرام کر	آرام کپہ	آرام مت کر
است تنگ ننگ	اکتانا	است تنگ مس	اکتایا	است تنگ مرہ	اکتا جا	است تنگ مفہ	مت اکتا
باسفنگ	گرم کرنا	باسفے	گرم کیا	باسف	گرم کر	باسف پہ	گرم مت کر
بال کننگ	اُڑنا، پرواز کرنا	بال کرے	اُڑ گیا	بال کرک	اُڑ جا	بال کپہ	مت اُڑ
ٹنگ فنگ	بلانا	ٹنگ فے	اُڑایا	ٹنگ	بُلا	ٹنگ پہ	مت بُلا
بازی ونگ	جیتنا	بازی دے	جیت گیا	بازی درک	جیت جا	بازی دپہ	مت جیت
بِسنگ	پکانا	بِسے	پکایا	بِس	پکا	بِس پہ	مت پکا
بش مننگ	جاگنا، اٹھنا	بش مس	جاگا	بش مرہ مرک	جاگ اُٹھ	بش مفہ	مت جاگ اُٹھ
بننگ (بن ینگ)	آنا	بس	آیا	بریا برک	آ	کفہ	مت آ
بننگ (بن ننگ)	سُننا	بِنگ	سُنا	بِن، بنک	سُن	بِن پہ	مت سن
بہا کننگ	فروخت کرنا	بہا کرے	فروخت کیا	بہا کرک	فروخت کر	بہا کپہ	فروخت مت کر
بے شولنگ	نہانا	بے شولا	نہایا	بے شول	نہا	بے شولپہ	مت نہا
بے مننگ	پہننا	بے نا	پہنا	بین	پہن	بین پہ	مت پہن
بیغنگ (بے غنگ)	آٹا گوندھنا	بیغا	آٹا گوندھا	بیغ	گوندھ لے	بیغ پہ	مت گوندھ
بارفنگ	خشک کرنا	بارفے	خشک کیا	باریف	خشک کر	باریف پہ	خشک مت کر
برے بننگ	بھوننا	برے جا	بھونا	برتج	بھون	برتج پہ	مت بھون

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
بھیڑنگ (بہڑنگ)	دہنا	بہڑے	دہوا	بہڑ	دہو	بہڑ پہ	مت رہو
پانگ	کہنا	پارے	کہا	پا	کہہ	پا پہ	مت کہہ
پُترنگ	داخل ہونا	پُترنگا	داخل ہوا	پُتر	داخل ہو	پُتر پہ	داخل مت ہو
(پُت ۔ رنگ)							
پٹنگ	ڈھونڈنا	پٹا	تلاش کیا	پٹ	تلاش کر	پٹے پہ	مت رہو
(پٹ ۔ انگ)	تلاش کرنا		ڈھونڈا				
پرغِنگ	توڑنا	پرغا	توڑا	پرغ	توڑ	پرغ پہ	مت توڑ
پٹنٹنگ	نچوڑنا	پلٹا۔ پٹا	نچوڑا	پلٹ یا پٹی	نچوڑ	پلٹے پہ۔ پٹپہ	مت نچوڑ
پرنگ	سوجھنا	پرا	سوجھا	پرک یا پرہ	سوجھ جا	پر پہ	مت سوجھ
پنڈنگ	بھیک مانگنا	پنڈا	بھیک مانگا	پنڈ	بھیک مانگ	پنڈ پہ	بھیک مت مانگ
پننگ	ٹوٹنا	پنِا	ٹوٹا	پن ۔ پنہ	توڑ	پن پہ	مت توڑ
(پن ۔ انگ)							
پاچنگ	پھیلنا	پاچا	پھیلا	پاچ	پھیل	پاچ پہ	مت پھیل
پھلنگ	چھیننا	پُھلا	چھینا	پھل	چھین لے	پھل پہ	مت چھین
تالان کنگ	بچھانا	تالان کرے	بچھایا	تالان کرک	بچھا	تالان کپہ	مت بچھا
تخنگ	رکھنا	تخا	رکھا	تخ	رکھ	تخ پہ	مت رکھ
تغ غننگ	خواب دیکھنا	تغ غنا	خواب دیکھا	تغ غن	خواب دیکھ	تغ غن پہ	خواب مت دیکھ
تفنگ	باندھنا	تفے	باندھا	تف	باندھ	تف پہ	مت باندھ
تمنگ	گرنا	تما	گرا	تم ۔ تمہ	گر جا	تم پہ	مت باندھ
تننگ	دینا	تِس	دیا	تے ۔ ایتے	دے	تفہ	مت دے
تورنگ	روکنا۔ ٹھہرانا	تورا	روکا۔ ٹھہرایا	تور	روک	تو پہ	مت روک
تولنگ	بیٹھنا	توس	بیٹھا	تول۔ تولٹ	بیٹھ	تول پہ	مت بیٹھ

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
ترړنگ	کاٹنا	ترړے	کاٹا	ترړ	کاٹ	ترړ پہ	مت کاٹ
توارکنگ	بلانا	توار کرے	بلایا	توار کرک	بلا	توار کپہ	مت بلا
جوان ھنگ	اچھا ہوتا	جوان مس	اچھا ہوا	جوان کرک	اچھا ہو	جوان مفہ	اچھا مت ہو
جوړ کننگ	بنانا	جوړ کرے	بنایا	جوړ کرک	بنا	جوړ کپہ	مت بنا
چانگ	جاننا	چانُس	جانا	چا	جان لے	چا پہ	مت جان
چرنگ	چکر لگانا	چرنگا	چکر لگایا	چرینگ	چکر لگا	چرنگ پہ	چکر مت لگا
چرہ رنگ							
چھٹ تنگ	بکھیرنا	چھٹ تس	بکھیرا	چھٹ ایتے	بکھیر	چھٹ تفہ	مت بکھیر
چھَنڈنگ	جھاڑنا	چھنڈا	جھاڑا	چھنڈ	جھاڑ	جھنڈ پہ	مت جھاڑ
چٹینگ	نجات پانا	چٹا	نجات پانا	چٹہ	نجات پا	چپٹ پہ	نجات مت پا
خاچنگ	سونا	خاچا	سویا	خاچ	سو	خاچ پہ	مت سو
ختنگ	کھودنا	ختا	کھودا	ختہ	کھود	ختت پہ	مت کھود
خلنگ	مارنا	خلک	مارا	خل	مار	خل پہ	مت مار
خننگ	دیکھنا	خنا	دیکھا	خن	دیکھ	خن پہ	مت دیکھ
خوانگ	پڑھنا	خوانا	پڑھا	خوان	پڑھ	خوان پہ	مت پڑھ
خواہنگ	چاہنا، مانگنا	خواع	مانگا چاہا	خواہ	مانگ	خوا پہ	مت مانگ
خسالنگ	چبانا	خسالا	چبایا	خسال	چبا	خسال پہ	مت چبا
خوافنگ	چرانا، بھیڑیں	خوافے	چرایا	خواف	چرا	خواف پہ	مت چرا
خرٹیک شولنگ	آنسو بہانا	خرٹنک شولنگ	آنسو بہایا	خرٹیک شول	آنسو بہا	خرٹیک شو لپہ	آنسو مت بہا
دُرست کنگ	پہچاننا	درست کرے	پہچانا	درست کرک	پہچان	درست کپہ	مت پہچان
دردرغ ترنگ	جھوٹ بولنا	دروغ ترٹے	جھوٹ بولا	دروغ ترٹ	جھوٹ بول	دردرغ ترپہ	جھوٹ مت بول
دسنگ	بونا	دسے	بویا	دسہ	بو	دس پہ	مت بو

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
دم دننگ	تھک جانا	دم درے	تھک گیا	دم درک	تھک جا	دم دپہ	مت تھک
دننگ	لیجانا	درے	لے گیا	درک	لے جا	دپہ	مت لیجا
دودنگنگ	دوڑنا	دودنگا	دوڑا	دودنگ	دوڑ	دودنگ پہ	مت دوڑ
دھڑنگنگ	اترنا	دھڑنگا	اُترا	دھڑنگ	اُتر	دھڑنگ پہ	مت اُتر
درکنگ یا	اچھل پڑنا	درکا	چونکا یا	درک	اچھل پڑ۔چونک	درک پہ	مت چونک
ڈرکنگ	چونکنا		اچھل پڑا				مت اچھل پڑ
ڈھکنگ	چھُپانا	ڈھکا	چھپایا	ڈھکر	چھپا	ڈھکپہ	مت چھُپا
راہی منگنگ	چل پڑنا	راہی مسَ	چل پڑا	راہی مر	چل پڑ	راہی مفر	مت چل پڑ
روفنگ	جھاڑ دینا	روفا	جھاڑ دیا	روف	جھاڑ دے	روف پہ	مت جھاڑ دے
روتنگ	فصل کاٹنا	روتا	فصل کاٹا	روتک	کاٹ	روتپہ	مت کاٹ
زونڈنگ	بیٹھنا	زونڈا	بیٹھا	زونڈ	بیٹھ	زونڈ پہ	مت بیٹھ
سلنگ	دھونا	سِلا	دھویا	سِلر	دھو	سِلپہ	مت دھو
شاغنگ	ڈالنا	شاغا	ڈالا	شا غ	ڈال	شاغپہ	مت ڈال
شیف منگ	اترنا۔نیچے آنا	شیف مسَ	اترا۔نیچے آیا	شیف مر	اتر۔نیچے آجا	شیف مفر	مت اُتر
غکنگ	بھونکنا	غکا	بھونکا	غکر	بھونک	غک پہ	مت بھونک
کشنگ	نکالنا	کش	نکالا	کشر	نکال	کشپہ	مت نکال
کنیفنگ	کھلانا	کنیفے	کھلایا	کنیف	کھلا	کنیف پہ	مت کھلا
(کنے۔فنگ)							
کننگ	کرنا	کرے	کیا	کرک	کرے	کپَر	مت کر
کننگ	کھانا	کنگ	کھایا	کن	کھا	کنپہ	مت کھا
کسفنگ	مارنا۔قتل کرنا	کسفے	مارا۔قتل کیا	کسیف	مار۔قتل کر	کسِف پہ	مت مار
کبنگ	مرنا	کگ	مرگیا	کرَ	مرَ	کسَ پہ	مت مر

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
گدرنگنگ	گزرنا	گدرنگا	گزرا	گدرنگ	گزر	گدرنگ پہ	مت گزر
لغوشت النگ	پھسلنا	لغوشت الک	پھسلا	لغوشت ال	پھسل	لغوشت الپہ	مت پھسل
لگفنگ	روشن کرنا، جلانا	لگفے	روشن کیا، جلایا	لگیف	روشن کر، جلا	لگیف پہ	مت جلا
لارتنگ	جوش دینا، اُبالنا	لارتس	جوش دیا، اُبالا	لارایت	جوش دے، ابال	لارتفہ	مت ابال
مخنگ	ہنسنا	مخا	ہنسا	مخک	ہنس	مخپہ	مت ہنس
ملنگ	کھولنا	ملا	کھولا	ملہ۔ مل	کھول	ملپہ	مت کھول
مننگ	ہونا	مس	ہوا	مرک	ہو	مغہ	مت ہو
موغنگ	سینا	موغا	سیا	موغ	سی لے	موغ پہ	مت سی
ترنگ	بھاگ جانا	ترا	بھاگ گیا	ترا یا تر	بھاگ	تر پہ	مت بھاگ
نُسنگ	پیسنا	نُسا	پیسا	نُسہ	پیس	نُسپہ	مت پیس
ہتنگ	لانا	ہتیس	لایا	ہترہ	لا	ہتپہ	مت لا
ہرفنگ	اٹھانا	ہرفے	اٹھایا	ہرف	پوچھ	ہرف پہ	مت پوچھ
ہُننگ	دیکھنا	ہُرا	دیکھا	ہُر	دیکھ	ہُپہ	مت دیکھ
ہڑسنگ	لوٹنا	ہڑسا	لوٹا	ہڑس	لوٹ	ہڑس پہ	مت لوٹ
ہرنگ	پھاڑنا	ہرا	پھاڑا	ہرا	پھاڑ	ہر پہ	مت پھاڑ
ہشنگ	جلنا	ہُشا	جلا	ہشس	جل	ہُشپہ	مت جل
ہلنگ	لینا	ہلک	لیا	ہتل	لے	ہلپہ	مت لے
ہیت کننگ	بات کرنا	ہیت کرے	بات کی	ہیت کرک	بات کر	ہیت کپہ	بات مت کر
ہیل کننگ	سیکھنا	ہیل کرے	سیکھا	ہیل کرک	سیکھ	ہیل کپہ	مت سیکھ
یلہ کننگ	چھوڑنا	یلہ کرے	چھوڑا	یلہ کرک	چھوڑ	یلہ کپہ	مت چھوڑ
یلہ مننگ	چھوٹنا	یلہ مس	چھوٹا	یلہ مرک	چھوٹ	یلہ مفہ	مت چھوٹ

اعضائے جسم

لَٹ	زُلف	لِخ	گردن	سِروتنک	کہنی
پُڑہ	بال	پِچُغ	گدُی	تلف	ہتھیلی
چوٹیل	چوٹی	یا	منہ	زیل	ناخن
کاٹم	سر	برُوت	مونچھیں	گور۔سینہ	چھاتی
نیام سر	چندیا	بجوڑ	ہونٹ	کٹ	گود
ہَڈول	کھوپڑی	رِیش	داڑھی	پالو	پہلو
ملی	بھیجا	ذَنو	ٹھوڑی	ران	ران
خف	کان	کلک	رخسار	پنُ	گھٹنا
خن	آنکھ	دنتان	دانت	نَت	پیر
دیدہ	ڈھیلا	ددی	زبان	پوز۔پاد	ریڑھی
بربانک۔برِوانک	پلک	گٹ	علق۔گلہ	کرٹی۔بیٹری	ٹخنہ
ملاڈ	پپوٹہ	نک	تالو	ادجری	ادجھڑی
مچاخ	آبرو	گٹلو	بغبغہ	رودتینک	انتڑیاں
بامُس	ناک	زِہ۔دل بند	پیٹھ۔پشُت	اُست	دل
شوخ۔گراز	نتھنا	پڈ	شکم۔پیٹ	جَغر	جگر
مون	چہرہ	مخ	کمر۔ریڑھ کی ہڈی	پُف	پھیپھڑا
پیشانی	پیشانی	کوپہ	کندھا	خیر	پسینہ
خشونک	کنپٹی	دو	ہاتھ	خڑتیک	آنسو

تُف	تھوک	تندرستی. جوڑی	صحت	چاپ	تالی
گج	رال	مرگ	موت	توار	آواز
کف	جھاگ	تغُ	تیندھ	پچیانٹ	پیچ
دتر	خون	سیم	مانگ	بگین	بھوکا
ہڑ	ہڈی	بدن. بہون	جسم	زیبا	خوبصورت
سل	کھال	لاش	لاش	مزہ	ذائقہ
سُو	گوشت	گاڑتر	ڈِکار	اڑپ	بجبڑہ
پڑچی	چربی	اچان	چھینک	مزرغ	مغز
خال	تل	ساہ	جان	ہاردنک	بسوڑا
طبیعت	مزاج	دم	سانس	ٹیلر	آنکھ کی سیاہی

رشتے

سیال	رشتہ دار	اِلر	چچا	بَلغِر	ساس
کہول۔ خاہوت	کبنہ	تاتر	خالہ پھپی	اِلرمٹ	چچازاد۔ خالوزاد بھائی
بادہ	باپ	ایلم نامارا	بھتیجا	سالم	داماد
لُمہ	ماں	ایڑ نامار	بھانجا	ملخڑیانشار	بہو
ایلم	بھائی	خاسپر	سالہ	پتراک	سوتیلا باپ
ایڑ	بہن	اِلریامائم	خُسر	ماتقُہ	سوتیلی ماں
مار	بیٹا	بلغڑ	ساس	پیش زادہ	سوتیلا بیٹا
مَسِڑ	بیٹی	اِلّر	چچا	اپوک	سَوکن
پیرہ	دادا۔ نانا	تاتہ	خالہ۔ پھپی	بلا ایلم	بڑا بھائی
بَلہ	دادی۔ نانی	ایلم نامار	بھتیجا	چنکا ایلم	چھوٹا بھائی
نواسہ	نواسہ	ایڑ نامار	بھانجا	نریز	مرد
اَرِغ	مرد	خاسپر	سالہ	ذالُفہ	عورت
ذالُقہ	بیوی	الریامائم	خُسر	بادشاہ	دلہا
بی بی	دلہن	جنوزان	بیوہ	جاڑ	جڑواں
دُس خینخ	سالی	خواجہ	مالک	گودی	مالکن

چوپائے

ساہ دار	چوپایہ	دغر	لیلا	باہر	گدھوں کا گلہ
بلیش	گدھا	سور	بھیڑ کا بچہ	باہر پان	گدھے چرانے والا
بولو	بندر	خزم	ہرن	مینڈ	کُتیا
خراس.کاریگر	بیل	اُلی.ندیاں	گھوڑا	نِراز	کتا
میہی	بھینس	مادیاں	گھوڑی	کُتری	پلا
ڈگی	گائے	پیل	ہاتھی	پُشی	بلی
بچی. روڑ	بچھڑا	کچک	کتا	ہَل	چوہا
اُشتر	اونٹ	بزگل	بکریوں کا ریوڑ	شوک	لومڑی
ہَشر	اونٹ کا بچہ	خڑ	دُنبہ	تولہ	گیدڑ
ڈاچی	اونٹنی	مِر	دُنبی	خرما	بھیڑیا
لوک	اونٹ	کُر	دنبوں کا ریوڑ	کفتار	چرخ
نگ	اونٹوں کا گلہ	کاس	اون	مُرد	خرگوش
ہیٹ	بکری	شوان	چرواہا	خلیغا	چیتا
ہَرت	بکرا	لانغ	گدھا		

پرندے

چک	پرندہ	لگو	چکور	ریٹل	مکھی
گنگشت	چڑیا	طوطی	طوطا	پھل نا ایٹی	بھونرا
بانگو	مرغا	اُدشو	ابابیل	پسشہ	مچھر
ککڑ	مرغی	پترہ	پر	پترک	تیتری
چوری	چوزہ	بانزل	بازو۔ پر	مونگی	بھڑ
کیبوت	کبوتر	پُفٹ	مینڈک	مورینک	چیونٹی
خاخو	کوا	پترز	تلسر	ٹانگومورینک	چیونٹا
باز	چیل۔ باز	سونٹ	پچوپنخ	ملخ	ٹڈی
کرگز	گدھ	بانک	بازو	پو	کیڑا
چلغتو	چمگادڑ	لک	لبسو	بوڈ	جول
گوگو	فاختہ	تاج	کلغی	ڈنگ	ڈنگ۔ نیش
مرغ سلیمان	ہدہد	سیسو	سی سی	شاد	شہد
اَنگ	بطخ	خوایہ۔ بیدہ	انڈا	موکو	مکڑی
دقاب	عقاب	کدُام	گھونسلا	مچی	مچھلی
بوہب	اُلو	پچگی	چھپکلی	خانخور	کلنگ
پکینجر	تیتر	دودشہ	سانپ		
بارڈو	بٹیر	تیتلی	بچھو		

موسم

سیئ۔ یخ تیرمہ۔ سوئیل	سردی۔ سرما خزاں	باسونی یشام	گرما۔ گرمی ساون	ہتم	بہار

اوقات

نیم روژح	دوپہر	صوب	صبح	شام	شام
نن	رات	دے	دن	تو	مہنہ
گور بام	علے الصبح	خفتن	عشا	پیشیم	ظہر
دیگر	عصر	دے گشت	بعد دوپہر	نیم نن	آدھی رات
ورد	کل	پگر	کل (آنیوالا)	ګنجدو	پرسوں (گزرا ہوا)
الیووے	پرسوں (آنیوالا)	سال	سال	خدو	گزشتہ سال
انیخو	موجودہ سال	بروکا سال	آنیوالا سال	استو	گزشتہ رات
شوانہ	دن رات	پاس	ایک پہر	ہر دے	ہر روز
توئی	ماہوار	ہفتئ	ہفتہ وار	سائ	سالانہ

اَطراف

قطلب	شمال	جانڈم	جنوب	دے ٹِک	مشرق
وے کہنگ	مغرب	قبلہ	مغرب	دے ٹکی	مشرقی
قبلئ	مغربی				

مہینوں کے نام

اِماماتو	محرم	صفری	صفر	ادلیکوایٹر	ربیع الاوّل
ارٹمیکوایٹر	ربیع الثانی	مسٹمیکوایٹرھ	جمادی الاول	پیہارمیکوایٹر	جمادی الثانی
خداناتو۔ہزاری	رجب	پانسردہ مٹرویا	شعبان	روچہ ناتو	رمضان
چینکاعیدناتو	شوال	پناعیدان	ذی العقد	بلاعیدناتو	ذی الحج

ہفتے کے دن

شُنبہ	ہفتہ	یک شنبُہ	اتوار	دوشنبہ	سوموار
سِہ شنبہ	منگلوار	چہار شنبُہ	بدھوار	پنج شنبہ	جمعرات
جمعہ	جمعہ				

مختلف رنگ

تور	کالا۔ سیاہ	پی اُن	سفید	غیسُن	سُرخ
زَرغُون	سبز	پوشکن	پیلا	گونگی	مونگی
نیلی	نیلا	خاکی	خاکی	اسِی	خاکستری
پیروزی	فیروزی	ناسی	نسواری	عجابُی	قرمذی
بور	بھُورا				

عناصر آسمان و زمین

آزمان	آسمان	بہشت	بہشت	جانڈُم	دوزخ۔ جہنم
تہَو	ہوا	نُوڑ	بگولہ	مُخ	آندھی
توُبے	چاند	نوک	پہلی رات کا چاند	دے	دھوپ۔ سورج
تہروفک	کرنیں شعاعیں	عالم	دنیا	استار	ستارہ
ٹکی استار	دمدار ستارہ	ماگیر	گرہن	مولی	دھواں
خاخر	آگ	ڈغار	زمین	گرٹ	پٹھان جس کا راستہ نہ ہو
مش	مٹی	دیر	پانی	پرَ	بارش
جمَر	بادل	اُورہ	گرج	گروک	بجلی
تڑنگٹر	ژالہ	پیڑآپ	شبنم	کھُر	مُج
بجابی ناگندار	قوس قزح	چرخ۔ چرخاپ	بھنور۔ گرداب	شتیلہ	ندی

جل۔ڈور	نالہ	آر	سیلاب	کسر	راستہ
جو	جوہڑ	موج	لہر	طوپان	طوفان
روشنائی	روشنی	تارمی	اندھیرا	مخلوق	لوگ
دت	بھوت۔جن	زمین جنبب	زلزلہ	رئی	کنارہ
کوڈ	غار	مش	پہاڑ	تلاپ	تالاب
شار	شہر	خلق	گاؤں	ریگستان	ریگستان
بُٹ	پہاڑی/ٹیلا	سر	سلسلہ کوہ	تلار	چٹان
کوچہ	وادی	دشت	میدان	دامان	دامن کوہ
ڈور	خشک میدانی ندی	غل	پتھر	ریک	ریت
سک	کنکری	ملک	کھیت	دُون	کنواں
پچکل	پہاڑی چشمہ	چرک	ٹھنڈی ہوا	کڈ	گڑھا۔خندق
پلخ (پلچ۔پچخ)	کیچڑ				

ذائقے

بنین	میٹھا	سور	کھٹا	خرین	کڑوا
تیز	تیز	سور	نمکین		

پھل وغیرہ

الار	کھجور	پرَمَ	کھجور کا درخت	نارنج	نارنگی
سوف	سیب	امرودت	امرود	اَمب	آم
لیمبو	لیمو	کورُنج	تربوز	کمند	گنا
آمری	اِملی	گدّہ	گٹھلی	تخم	بیج
پچخ (پچخ۔ پچخ)	چھلکا	خولم	گندم	زُرّت	جواری
سا	جو	پرسِش	راہی	برنج	چاول
گلو	خربوزہ	وَل	بیل	کیلہ	کیلا
درخت	درخت	پنَ	پتہ	شاخ	ٹہنی
رودتہ	جرّڑ	بُنڈ	تنہ	سیخا	سایہ
بر	میوہ	بےَ	گھاس	بُوشح	پھونس
بوٹو	جھاڑی	پھل	پھُول	سوزی	سبزی
گواڑِخ	گل لالہ	بانز	بانس	نہال	پودہ
رودتہ	ریشہ	سُنسر	گوند	غنچٗ	کونپل
پتِ	کانٹا	گلاپ	گلاب	ٹُھنگ	بھوسہ
کشت وکشار	کھیتی باڑی	لنگار	ہل	خوشہ	اناج کی بالی
بزغر	کسان	بگرہ	چنا	لب لبو	چقندر

انسان کی مختلف حالتیں

بندغ	آدمی	نیاڑی	عورت	چُنا	بچہ
چنگی	بچپن	درنا	نوجوان	درناکی	جوانی
پیر	بوڑھا	پیری	بڑھاپا	پچوری	یتیم
پیرزال	بڑھیا				

ناقص اعضائے لوگ

گنوک	پاگل	ریشہ	اندھا	پڑرہ	گنجا
کر	بہرہ	گنگ	گونگا	لنگ	لنگڑا
چلپش	بھینگا	بے بامُس	نکٹا	کبُو	کبڑا

پیشے

کاریم	پیشہ۔ کام	بوڑچی	باورچی	لوڑی	قلعی گر۔ لوہار
زرگر	سُنار	نائی	حجام	دراکان	بڑھئی
موچی	چمار	گنڈمک	رفوگر	داپاری	تجار

داپار	تجارت	قبرخلوک	گورکن	دہوڑخلوک	ڈھنڈورچی
ڈاکسر	ڈاکٹر	شوان	گڈریا۔چرواہا	مزور	نوکر۔ مزدور
مہہ	غلام	گِراک	گاہک	مرید	چیلا
سنگ	دوست ہمراہ	وَرزمن	دشمن		

بیماریاں

ناجوڑی	بیماری	خنّل	درد	زڑ دوہی	یرقان
پُڑّہ	چیچک	خرٹِٹ	کالی کھانسی	گُلّہ	زکام
جگرَ	کھانسی	سورک	خسرہ	گورمبارکی	نمونیہ
ایل	بخار	بھَوا	ہیضہ	ڈاکی	طاعون
ٹپ	زخم	حب سائی	دَمہ	سیلہ	انجکشن
وَدّھ	جلندھر	ٹکر	ٹیکہ	پڑتا خش	درد شکم
کاٹم ناخش	دردسر				

لباس وغیرہ

پرچُ	کپڑا	چوٹ	چپلی	کوُٹ	قمیض
غیری	چادر	دستار	پگڑی	ٹوپ	ٹوپی

شال	جُبہ	گدُ	ڈدپڑ	نپاد	بستر
لیپ	رضائی	بوپ	گدیلا	بالشت	تکیہ
سرجر	سرانہ	پٹو	کمبل	گٹ	چارپائی
کونٹ	دری	غالی	قالین	ٹپرُ	نمدہ
سنجری	پھولدار نمدہ	پرنج	چٹائی	چشرَ	چھاتہ
آستونک	آستین				

آوازیں

توار	آواز	پچیانٹ	پرچخ	گورینگ	ہنہنانا
ترنگِ	ڈھینچو کرنا	گوڑنگ	بیل کی آواز	گگلنگ	بکری کا ممیانا
پلنگنگ	لیلے کا ممیانا	گارنگ	بھیڑ کی آواز	غوڈنگ	دھاڑنا
کانٹرنگ	خرگوش کی آواز	ہولانگ	بھیڑے کی آواز	کورکنگ	لومڑی کی آواز
کارنگِ	مرغی کی آواز	نگنگ	بھونکنا	میاؤ	بلی کی آواز
ھرکنگ	ہنہنانا				

متفرقات

تافو	توا	لوہی	کڑاہی	دیگ	دیگچی

پاٹ	لکڑی	کیتغ	سالن	بے دیر	یخنی۔شوربا
سوُ	گوشت	پردائی	دودھ	لٹ	لاٹھی
اِرَغ	روٹی	بانخو	لُقمہ	دیر	پانی
چا	چائے	صندورخ	صندوق	کاچو	چاقو
اشکنزور	چمٹا	اس	راکھ	پورغ	انگارہ
دیگدان	چولا	سربالا	بلندی	سرشیف	نیچائی
گام	قدم	چٹ۔ریز	رسی	نُت	آٹا
لشی	درانتی	کوڈال	کدُال	بورہ	کھانڈ۔چینی
گاسلیٹ	مٹی کا تیل	ناس	نسوار	لوت	ہتھیلی
ڈُنگ	بوتل	دِتو	گھڑا	پیماز	پیاز
شِر	دال مسور	موٹل	موٹر	گِڑاک	سامان۔چیزیں
وال	پیماز۔گز	پِپل	مرچ	سی	گھی
جُلونٹ	جھولا	شابیت	کھُلا	تنک	تنگ
مُرغن	لمبا	ادلُن	موٹا	چنکا	چھوٹا
بَلا	بڑا	زیا۔باٹفا	اوپر	نزور	کمزور
غُلکن	نرم	زخم	تلوار	تونک	بندوق
سُم	گولی	جنگ	لڑائی	برام	شادی
کرینگ	گالی	تونک نادارد	بارود	گوگرت	گندھک

محاورے اور ضرب المثال

براہوئی محاورہ اور ضرب المثل	اردو لفظی معنی	اردو بامحاورہ معنی
اُست آن اُست دیر گُنیک	دل، دل سے پانی پیتا ہے	دل کو دل سے راہ
اَسِٹ اِرَٹ مفک	ایک دو نہیں ہوتا	ایک ایک ہی رہتا ہے
اَسہ دُوَاَٹے چاپ مفک	ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی	ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی
الرغان کن، الرغان بین، الرغان مر	بچپلے کھا، چچا سے پہن، چچا سے دُور رہ۔	از خود بلائے جان۔ اپنے مصیبت بنتے ہیں۔
ایٹ ءِ زڈالی ھلیک، شوان نا اِرغ ءِ گُنیک۔	بکری کی شامت آتی ہے تو چرواہے کی روٹیاں کھالیتی ہے۔	گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو شہر کا رُخ کرتا ہے۔
اُسٹ ٹی گڑ پرغنگ	جی میں گُڑ توڑنا	جی میں لڈو پھوٹنا۔
اُست مول کننگ	دل سے دھواں اٹھنا	دل سے دھواں اٹھنا
ارغ بین ناءِ پڈ تیناءِ	روٹی اگر دوسروں کی ہے پیٹ تو اپنا ہے۔	
ایلم کور، ایڑ امیت دار	بھائی اندھا بھی ہو، لیکن بہن کی امیدوں کا سہارا ہوتا ہے	بھائی اندھا بھی ہو بہن کی امیدیں اس سے وابستہ رہتی ہیں۔
برام برامی ناشِنگ بے وس یتیمی نا	شادی، شادی والوں کی اور خوشیاں یتیم کی۔	دوسروں کی خوشی میں خوامخواہ خوش ہونا۔

براہوئی محاورہ اور ضرب المثل	اردو لفظی معنی	اردو با محاورہ معنی
اَسَہ سُم اٹ اِرا نِشانہ	ایک گولی سے دو نشانے	ایک پنتھ دو کاج۔ ایک تیر دو نشانہ
اِرغ نا تننگ سخت ئے۔ صلاح خلنگ آسان ئے	کھانا کھلانا مشکل ہے۔ لیکن صلاء فرض ہے۔	
اشارتہ خرداتی، اُف کیک پیرے	دودھ کا جلا۔ پنیر بھی پھونک کر کھاتا ہے۔	دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔
اَسٹے اِلے تو بھگ تو، پانک ارا ہچا سوار مریو۔	شیخی مارنا	ہمچو ما دیگرے نیست
اُٹی نا نعمت ئے اُتی، سگنینگ کیک	گھوڑے کی دولتی، گھوڑا ہی سہہ سکتا ہے۔	لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔
آستونک نا دژمن	آستین کا دُشمن	مار آستین
اَکس کرخیری ئے ہمو خس نتے مُرلیف	جتنی چادر دیکھو اُتنے پاؤں پھیلاؤ۔	جتنی چادر دیکھو، اتنے پاؤں پھیلاؤ
نجال مرے، بے گُڑ مرے۔	ہندو ہو اور بے گڑ ہو۔	ہندو اور بے گُڑ ہو۔
بلگ ءَ ابار لرزنگ	پتے کی طرح کانپنا	پتے کی طرح کانپنا۔
بلرکسک بیثی تہ کشکا۔	بڑھیا مر گئی اور اس کا بخار بھی ختم ہوا۔	مصیبت ٹل گئی
نیموں ئے خن ٹی جاغ ارے۔		خوئے بد را بہانۂ بسیار
با آن پلنگ	مُنہ سے چھینا	بات منہ سے چھینا۔
بے کرینگ آن جنگ منفک	بد کلامی کے بغیر جھگڑا نہیں ہوتا	بد زبانی جھگڑے کی وجہ ہے۔

براہوئی محاورہ	اردو لفظی معنی	اردو بامحاورہ معنی
پدبردک پادان سلوک	دیر سے آنا سب سے پیچھے بیٹھنا	جو سویا سو کھویا
پیرمس، پیر متو۔	بوڑھا ہو گیا لیکن عقل نہیں آئی	عمر گذر گئی پر عقل نہیں آئی
پڑبامُس آن شیف ءِ	پیٹ بہرصورت ناک سے نیچے ہے	
پنُو کا دو تینا لخٹے	ٹوٹا ہوا ہاتھ، اپنی گردن	دست شکستہ بار گردن
پیُن خیسُن مننگ	لال پیلا ہونا۔	لال پیلا ہونا۔
پنچ ہوراسہ کچ اَفس	پانچ انگلیاں برابر نہیں	پانچ انگلیاں برابر نہیں
پین تو پین، کنتو ہم پنچ و شش	اور تو اور ہم سے بھی شش و پنج	اور تو اور ہم سے بھی چالاکی۔
		بازیگا، بازی، باریش ءِ بابا ہم بازی۔
پین نا دیرو نیم روش ءِ پراٹنگ	دوسروں کا پانی، دوپہر کو رک جاتا ہے۔	پرایا مال پرایا ہی ہوتا ہے۔
پشی اَنبار موُن ٹی پوٹنگ	بلی کی طرح منہ پر چھپٹنا	بلی کی طرح منہ پر جھپٹنا۔
پین نا گگڑاآن، تینا دانکو گچین	دوسروں کی مرغی سے اپنے بھنے ہوئے چنے اچھے۔	
پین نا لٹ، تین نا چپلاخ پلپل تمنگ	بیگانوں کی لاٹھی اپنوں کا تھپڑ مرچیں لگنا۔	مرچیں لگنا۔
پڑی پڑی آن دریاب جوڑ مریک	قطرہ قطرہ میشود دریا	قطرہ قطرہ میشود دریا
پنچ اگڑی اٹ پوسکن مفک	پرانا کپڑا پیوند سے نیا نہیں ہوتا۔	پرانا نیا نہیں ہوتا۔
پڑلولان نا جل ءِ۔	پیٹ دریائے لولان ہے	
پین نا ماران تینا مسٹر جوان	دوسروں کی لڑکی سے اپنا لڑکا بہتر	اپنا اپنا ہوتا ہے پرایا پرایا۔

براہوئی	لفظی معنی	با محاورہ معنی
تینا زمی ٹی ہر	اپنے گریبان میں منہ ڈال	اپنے گریبان میں منہ ڈال لو.
تینا دوئے تینٹ گڈ ننگ	اپنے بازو خود کاٹنا	اپنے پاؤں کلہاڑی مارنا.
تینے تاؤ ننگ	پیچ و خم کھانا	غصے ہونا، پیچ و خم کھانا
تینا اُراٹی کچک ہم شیرو	اپنے گھر کتا بھی شیر ہوتا ہے	اپنے گھر کتا بھی شیر ہوتا ہے.
تینا دلدا ہم تینا ءِ	اپنا اپنا ہی ہوتا ہے	اپنا اپنا ہی ہوتا ہے
توکل، اکل ءِ.	صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے	صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے.
جاوہز کادیر نزکر سلوک	پانی بو بہے نزکر جو ٹھہرا ہوا ہو	ٹھہرے ہوئے پانی سے بدبو آتی ہے
جو ماسان لُڑدے	پانی شروع سے گدلا ہے	بنیاد ہی خراب ہے
چنکابا، بلابا خو	چھوٹا منہ، بڑا لقمہ	چھوٹا منہ بڑی بات.
چھتوان خدا کتو	بے کار آدمی کی خدا نہیں سنتا	حرکت میں برکت ہے.
چناادنے، لُمہ خیدایتیک	بچہ روئے، ماں دودھ پلاتی ہے	جبتک بچہ نہ روئے ماں دودھ نہیں پلاتی.
چوٹ نا بند مننگ	چوٹ کا تسمہ ہونا	سائے کی طرح ساتھ رہنا.
ہڑپ خلنگ	شور مچانا	واویلا کرنا
ہلنگاٹ ہنداٹی، دوئے دریٹ باٹی	ہاتھ منہ تک لے گیا اور اسی پر پکڑا گیا.	چور کی داڑھی میں تنکا.
حیلہ کر، وسیلہ مریک	حرکت میں برکت ہے	حرکت میں برکت ہے.
ہیٹی بندغ ءِ کسفپگ، استے خراب کیک.	مکھی سے انسان مرتا نہیں لیکن جی ضرور خراب ہوتا ہے	مکھی انسان کو نہیں مارتی ہے. جی ضرور خراب کرتی ہے.

ہیٹِ رہُ اُف تُن بال تننگ ہَل کر کوڑے خوتیک، تینا خن تیمٹی تینٹ مِش شاغگِ خاخو پاٹاٹے	مکھی پھونک سے اُڑانا	انتہائی کاہل ہونا.
	چوہا بل کودتے وقت اپنی آنکھوں میں خود مٹی ڈالتا ہے	جو جیسا کرے ویسا بھرے.
	کو انظر آگیا ہے	کسی کو دیکھ کر دوسروں کو ہوشیار رہنے کیلئے استعمال ہوتا ہے.
خخفِ اُبتتو، کچک نا زداٹ تما	کان کی خبر نہ لینا اور کتے کے پیچھے دوڑنا.	بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں.
خن خنا۔ باخنتو	آنکھوں نے دیکھا پر منہ نے نہیں دیکھا.	بہت کم ہونا.
خن تیمی پٹیگ	آنکھوں میں گھسنا.	آنکھوں میں گھسنا.
خل تینا جاغہ غا کیس لے	پتھر اپنی جگہ بھاری	سنگ بجائے خود نگین
دو تینا ریش ءَ رسینگیک.	اپنا ہاتھ، اپنی داڑھی تک پہنچتا ہے.	گلہ انہوں ہی سے کیا جاتا ہے
دو تیا ہرفنگ کمَراے	ہاتھوں پر اٹھانا	تشت از بام کرنا. بدنام کرنا.
دو شہ نا کنوک کمبراے ریزا آن خلیک.	سانپ کا کاٹا. کال رسی سے بھی ڈرتا ہے.	سانپ کا کاٹا، کالی رسی سے ڈرتا ہے.
دانکو ءَ انبار سٹِنگ	بھُنے ہوئے چنوں کی طرح اُچھلنا.	بہت خوش ہونا، خوشی سے اچھلنا
دے ہو تیمی ڈھکینگ منفک	سورج انگلیوں سے چھپایا نہیں جاسکتا.	حقیقت، حقیقت ہی رہتی ہے.
دُز نا خاخر	چور کی آگ	کنجوس آدمی کی چیز.

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	با محاورہ معنی
دوسرے با تُسریک	ہاتھ حرکت کریں، تب منہ حرکت کرتا ہے.	حرکت میں برکت ہے.
ڈغار سورے	زمین نمکین ہے	کام بنتے نظر نہیں آتا، کام کا ہونا مشکل ہے.
ڈودبش مس خوء شقام خلک ریش نا زیا لگ ءِ.	توا، دیگچی کو کہے تیرا منہ کالا داڑھی پہ پسو ہے.	توا، دیگچی سے کہے تیرا منہ کالا چور کی داڑھی میں تنکا.
زرنا قدرے زرگر چائیک	سونے کی قیمت سنہار جانے	قدر زر، زرگر بداند
سلام بٹ توٹ، بٹیٹ بخالا	سلام نہیں کیا، کیا بھی تو ہندو کو.	کسی کام کو نہ کرنا اور جب کرنا تو غلط کرنا.
سوارے پیادہ نا انت غم	سوار کو پیادے کی کیا خبر	سوار را از دل پیادہ چہ خبر
سیوت ٹی برکت ءِ.	اتفاق میں برکت ہے.	اتفاق میں برکت ہے.
سنگت آن چپ، نشخل ناکپ	دوستوں کے بغیر انسان چکی کے ایک پاٹ کی طرح ہے.	زندگی کا لطف دوستوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے.
سالم بادہ نا خواجہ ءِ	داماد باپ سے بڑھ کر ہے	
شوک نُم آن پائن مس	گیدڑ پہاڑ کے کونے سے دکھائی دیا.	کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے
شیلف تف کیوریش ءِ بُرز تف کیو بروت ءِ.	نیچے تھوکوں تو داڑھی ہے اوپر تھوکو مونچھ ہیں.	سب ہی اپنے ہیں.
عید نا توگ مننگ	عید کا چاند ہونا.	عید کا چاند ہونا.

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	بامحاورہ معنی
قبلہ ٹنگ کننگ	قبلہ سوراخ کرنا	بہت عبادت کرنا
کوس آن ہیش تمنگ	قمیض سے باہر ہونا	آپے سے باہر ہونا
کورکڈ خلیک تمک تینٹ	اندھا، کڑھا، کھودے خود اس میں گرے.	چاہ کن را چاہ در پیش.
گک ءِ مینتو لیس، لکھ ءِ ہم مینپرو سس.	جو معمولی احسان نہ مانے وہ بڑا احسان بھی نہیں مانتا.	احسان فراموش ہونا.
کنا خدائے نی خنانس	میرے خدا کو تو کیا جانے	میرے خدا کو تو کیا جانے
کچک ءِ ابار ہڑی مننگ	کتے کیطرف ضدی ہونا	کتے کی دم ہونا.
کہوکا زندہ مس	مردہ بھی زندہ ہو گیا.	مردہ بھی کفن پھاڑ کر بولا
لکھ او کک است ءِ	ایک اور سو ایک برابر	ایک اور سو برابر
کورکن نہ دے است ءِ	اندھے کیلئے دن رات برابر ہیں	اندھے کیلئے دن رات ایک ہیں
گھوج ءِ ابار پدام النگ	سانڈے کی طرح پھولنا	مغرور ہونا
لٹ خلِ ایلم کن، ہیئت کرک خدا کن.	لاٹھی چلا بھائی کیلئے. لیکن بات خدا کیلئے کر.	خدا لگتی کہہ.
لٹ خلنگ	لاٹھی چلانا	خواہ مخواہ بولنا، اپنی ہانکنا
گڈ ءِ ابار درنگ	پہاڑی بکرے کیطرح اچھلنا	بہت خوش ہونا
گون تیان پک اس اف	جنگلی پستہ میں سے ایک دانہ بھی نہیں.	بہت مفلس ہونا
مونا مرید اس	سامنے کے مرید ہو.	سامنے تعریف کرنا پیٹھ پیچھے بھول جانا.

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	بامحاورہ معنی
میست ناپاٹ نہ بخسنگ نا نہ ٹبنگ نہ	میت کی لکڑی، نہ جلانے کی نہ پھینکنے کی.	مسجد کی لکڑی نہ جلانے کی نہ پھینکنے کے
مُرہُر، مَنّا مونا ہُرپُر.	دور دیکھ، قدموں کے سامنے نہ دیکھ.	دور اندیش ہونا.
مَش ءِ پلشہ درسے.	پہاڑ مچھر لے گیا.	غرور کا سر نیچا
ڈغار کٹنگ	زمین ختم ہونا.	بے بس ہو جانا مجبور ہونا.
نیام اٹی سٹنگ	بیچ میں کودنا.	بے جا دخل اندازی کرنا. دخل در معقولات.
بُرز خدا شیف ڈغار	اوپر خدا نیچے زمین.	بے یار و مددگار ہونا.
باموں ءِ تڑنگ	ناک کاٹنا	ناک کاٹنا. بے عزت کرنا
پرآن بش مننگ، مازو نا کید خان تو لنگ.	بارش سے اٹھنا اور آسمان کے نیچے بیٹھنا.	آسمان سے گرا، کھجور میں اٹکا.
دُز بادشاہ نا سرائے ہم خلیک	چور بادشاہ کے محل میں بھی ڈاکہ ڈالتا ہے.	چور کسی کو نہیں بخشتا.
لشکر نا خلوک آباد مریک پڈنا خلوک آباد مفک.	لشکر کا تباہ کیا ہوا شہر آباد ہوتا ہے.	فضول خرچی انسان کو تباہ کر دیتی ہے.
خلوک آباد مفک.	لیکن پیٹ کا مارا کبھی آباد نہیں ہوتا.	

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	بامحاورہ معنی
ڈغارٹی بوچس اِتے تو۔ آسمان ٹی استارس.	زمین پر کوئی جھاڑی نہ چھوڑی اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ چھوڑا	انتہائی برا ہونا۔ بدکاری کی انتہا
وزے بد دعا الپک	چور پر بد دعا کا اثر نہیں ہوتا	بڑے آدمی پہ بد دعائیں اثر نہیں کرتیں ہیں.
تینا ایلم کرخلے ہیخائی بٹیک.	بھائی مارے سائے میں پھینکے	اپنا ماریگا تو پھر چھاؤں میں بٹھائیگا.
اندن کُن کرپڈ کنُپ.	چاقو اور گوشت کا ہونا.	سخت دشمن ہونا.
اُبِ نازیا ودشہ کننگ	اونٹ پہ سانپ ڈسنا.	حفاظتی تدابیر کے باوجود نقصان اٹھانا بد قسمت ہونا.
خَرماہرؤے بٹُور کنُپک	چرخ روز روز دیئے کی چکی نہیں کھاتا.	ہر روز عید نیست کہ حلوا خرد کسے
خدا انیسی ءِ پوشخ وخل ءِ ہم وپ	خدا جھاڑیوں اور پتھروں کو بھی غربت میں مبتلا نہ کرے	مفلسی لعنت ہے.
گوانے نہ اس تیٹی ہنگٹی ءِ مش تیٹی	راکھ میں کھونا اور مٹی میں تلاش کرنا.	غلط جگہ تلاش کرنا.
زغم ناباآن کشنگ.	تلوار کے منہ سے نکالنا	تہہ و تیغ کرنا.
زورے کاٹمان کسرءِ.	طاقت کیلئے سر پر بھی راستہ ہے	جس کی لاٹھی اس کی بھینس.
زرءِ زر کشک.	روپیہ روپے کو کھینچتا ہے	دولت، دولت کمائے
کورنا مونا ادغنگ خرڑینک آتا تاوان.	اندھے کے آگے رونا، آنسو ضائع کرنا.	اندھے کے آگے رونا اپنے دیدے کھونا.

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	بامحاورہ معنی
دورتہ رسنگ پک سیالسے خلیک بکماسے.	انہوں پہ بس نہیں چلتا۔ بٹے کو مارتا ہے.	زور بر عصور ضعیف
نادان باز ہا ننگ تون دانا مفک.	نادان، بہت کہنے سے دانا نہیں ہوتا.	بیوقوف سمجھانے سے عقلمند نہیں ہوتا.
دنیا کہا کر پنٹ ستا.	کوئی نہیں رہا کر مینڈکی بھی بول پڑی.	مینڈکی کو بھی زکام
سال آک کارہ گالاک سیلرہ	سال گذر جاتا ہے، لیکن باتیں باقی رہتی ہیں .	باتوں کا زخم کبھی نہیں بھرتا.
انت لیشہ، انت لیشہ نا توار غلہ نا صدقہ ئاٹ شنغر ہم دیر کننگ	کیا مچھر اور کیا مچھر کی آواز گندم کے صدقے، کانٹا بھی سیراب ہوتا ہے .	کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ دوسروں کے بدولت کام ہونا.
مال خواجہ نا ئے تہو شوان نا ئے	مال مالک کا ہے اور مغرور چرواہا ہو رہا ہے.	دوسروں کے مال پر مغرور ہونا.
خن، خن نا شرمندہ ئے	آنکھ آنکھ سے شرمندہ ہے	آنکھ کو آنکھ سے شرم
خدا ہیچ کس نا قبر ئے ہم تینا کپ	خدا کسی کی قبر کو بھی تنہا نہ کرے.	تنہائی عذاب جان ہے.
اُرح اَن ہرے فیر کرمون شیف جوان رو یا مون بالا. پارے ہر تو. ماتا زیا پٹے.	اونٹ سے پوچھا کہ ڈھلوان اچھا ہے یا بلندی. اس نے جواب دیا کہ دونوں پر لعنت ہو	

اغلاط نامہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۵	۱۴	بھائی چارے	بھائی چارے کا
۲۳	۱۵	اہلی	اہل
۲۳	۱۶	خارخ	خارج
۲۳	۱۸	صوقیات	صوتیات
۲۶	۱۴	ثل	ثِل
۲۷	۱۴	امند	مِند
۲۸	۱۲	زمسہی	زمہی
۲۸	۱۲	مادہ مسہی	مہی
۲۹	۴	گائے	استعمال ہیں
۳۰	۱۱	ھشکو کاک	شوکاک
۳۲	۱۴	تانو	تافو
۳۲	۱۴	تانوک	تافوک
۳۶	۵	ادغلینگ	ادغنگ
۳۶	۱۲	کنینگ	کِننگ
۳۸	۷	تم	نم
۷۴	۲۰	ہسک	ہسک
۷۵	۲	پنج دد	سہک دو. شنج
۸۰	۱۸	بے مننگ	بے ننگ
۸۱	۴	پُتر	پرینگ
۸۱	۴	پُتر پہ	پترینگ پہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۸۲	۲۳	رسنگ	دسنگ
۸۵	۱۲	پلک	ابرو
۸۵	۱۴	ابرو	پلک
۸۵	۱۷	غیر	غند
۸۵	۱۱	رنیڑی	ایری
۸۵	۱۸	غشونک	غش
۸۶	۸	چرچی	چرپی
۸۶	۳	تیندھ	نیند
۸۷	۱۴	ذائقہ	ذائیقہ
۸۷	۵	نبشار	نشار
۸۷	۶	پتراک	پتارک
۸۷	۷	ماتقہ	ماتنہ
۸۷	۸	پیش زادہ	پیرزادہ
۸۸	۱۰	ہثر	ہر
۸۸	۵	ندیان	نریان
۸۹	۲	گنگشت	گنجشک
۸۹	۷	کیبوت	کپوت
۸۹	۴	آشو	آشوکرکشی
۸۹	۷	پفٹ	پغٹ
۸۹	۱۸	نینق	تنق
۸۹	۲	ریق	ھیق۔ ایق
۹۰	۳	یشام	بشام

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۹۰	۵	صوب	صوب صحب
۹۰	۷	غفش	عفش
۹۱	۶	صفری	صفری۔ صفر
۹۳	۲	بجوہٹر	بجوہرندی
۹۴	۶	جواری	بجوار
۹۵	۳	درناکی	درنائی
۹۵	۷	ریشہ	ریشہ کور
۹۵	۹	چکپس	کانٹ
۹۵	۱۲	داپاری	داپار
۹۶	۱	داپار	داپاری
۹۶	۱	ڈھور	ڈھول
۹۶	۴	سنگ	سنگت
۹۶	۹	ایل	الق
۹۶	۱۴	کوٹ	گوس
۹۷	۳	گٹ	کٹ
۹۸	۱۸	گندھک	گندھنک
۹۹	۹	است ٹی گڑپرغنگ	است بی گرلشنغنگ
۱۰۰	۸	نعت	لغت
۱۰۱	۳	پیرمس پیرمتو	پیرمس دسے میرمتو
۱۰۲	۱۴	ہٹرپ خلاگ	ہٹرب خلنگ
۱۰۶	۳	ہرپرہ	ہرپہ
۱۰۶	۹	کہدغمان	کرغسان

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۱۰۷	۲	اتے تو	اے تو
۱۰۷	۵	ہیخا	سیخا
۱۰۷	۸	دیئے	دبنے
۱۰۷	۹	نیسی	نیستی
۱۰۸	۹	صدفہاٹ	صدخہاٹ
۱۰۸	۱۶	خدا کسی کی قبر کو بھی تہانہ	خدا کسی کی قبر کو بھی تہانہ کرے۔

The Brahui Academy QUETTA (Pakistan)

براہوی اکیڈمی کوئٹہ

CATALOGUE

فہرست کتب

(۱) ٹیکی	$ 1.6/-	(۲) ستائی	$ 1.6/-
(۳) توشہ	$ 4.20/-	(۴) بول جا	$ 2.8/-
(۵) براہوی اردو گرامر	$ 1.3 50/-	(۶) گلدستہ	$ 1.3/-
(۷) دستونگ	$ 1.2/-	(۸) نماز	$ 1.1/-
(۹) علامہ محمد اقبال	$ 1.3/-	(۱۰) وساہتاک	$ 3.15/-
(۱۱) علم نابال	$ 4.20/-	(۱۲) میسورناشیر	$ 3.15/-

13 The Brahui Language
Part - I Denys Bray — — — Rs. 65/- S 13

14 The Brahui Language
Part - II & III Denys Bray — — Rs. 125/ S 25

5. Hand Book of the Birouhi
Language Allah Bux — — In Press

6 Notes on the Study of
Brahui Language Diwan Jamiat Rai — In Press

7 A Guide to the Study of
Brahui Bigg F. Wither — — In Press

(Price in US Dollars include Postage and Packing)